امامت وولایت

کے بارے میں استاد شہیدمطہری سے ۱۱۰ سؤال

پیش لفظ.. ۱۱

۱۔براہ کرم لفظ 'ولاء' کی کچھ وضاحت کیجئے اور فرمائیے کہ کیا یہ لفظ قرآن میں بھی استعمال ہوئی ہے؟ ۱٤

۲۔وضاحت کیجئے کہ لفظ "ولاء" کا استعمال مادی امور میں بھی ہوا ہے یا نہیں ؟ ۱٤

۳۔وضاحت فرمائیے کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے "ولاء " کی کتنی قسمیں ہیں اور ان کا استعمال کن مقامات پر ہوتا ہے؟............................ ۱۵

٤۔کیا مسلمان غیر مسلم کے ساتھ دوستی یا اُس کی سرپرستی قبول کر سکتا ہے؟.. ۱۵

۵۔اسلام میں منفی ولاء کون سی ہے؟ ۱٦

٦۔براہ کرم عقلی وجذباتی محبت ونفرت کی وضاحت کیجئے؟........ ۱٦

۷۔والدین کی اولاد سے محبت عقلی ہوتی ہے یا جذباتی؟ ۱۷

۸۔ایسے خراب معاشرہ سے متعلق اسلام کا نظریہ کیا ہے جس پر کفر وجہالت کی حکمرانی ہو؟.. ۱۷

۹۔دشمن کو سرپرست بنانے سے متعلق قرآن کریم کا کیا حکم ہے؟ . ۱۸

۱۰۔کیا اسلام یہ چاہتا ہےکہ مسلمان مستقل زندگی گذاریں یا کوئی اور نظریہ ہے؟ ۱۹

۱۱۔مسلمان کیونکر ایک دوسرے کی زندگی میں دلچسپی لیتے ہیں، کیاامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی ان کی زندگی میں کوئی کردار ہے؟ ۱۹

۱۲۔وضاحت فرمائیے کہ مسلمانوں کا کفار کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہئے؟.. ۲۰

۱۳۔براہ کرم وضاحت فرمائیے کہ اسلام کی خاص مثبت ولاء کن لوگوں سے مخصوص ہے؟ ۲۱

۱٤۔کیا مؤمنین کو امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت تسلیم کر لینی چاہئے؟.. ۲۲

۱۵۔ولائے محبت کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟ ۲۲

۱٦۔یہ فرمائیے کہ کیا ولائے محبت ہر ولاء کا نقطۂ آغاز قرار پا سکتی ہے؟... ۲۳

۱۷۔کیا شیعہ اور اہل سنت میں ولائے محبت کے سلسلہ میں نظریاتی طور پر اختلاف ہے؟ ۲۳

۱۸۔ولائے امامت کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟ ۲٤

۱۹۔وضاحت فرمائیے کہ اہل بیت علیہم السلام کا معصوم ہونا کیونکر ثابت ہوگا؟ کیا اس سلسلہ میں حدیث ثقلین کو معیار قرار دیا جاسکتا ہے؟... ۲۵

۲۰۔دینی ولایت کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟ ۲۵

۲۱۔ولایت زعامت کیا ہے؟ کیا سماجی وسیاسی قیادت بھی اسی کا حصہ ہے؟.. ۲٦

۲۲۔ رسول خدا کے بعد ولایت زعامت کے فرائض کیا ہیں؟ ۲۷

۲۳۔وضاحت فرمائیے کہ رسول اسلام   کو کون سی ولایت حاصل تھی اور انہوں نے مسلمانوں کی کس قسم کی قیادت سنبھال رکھی تھی؟ ۲۸

۲٤۔سب سے بری خیانت اور دھوکہ کون سا ہے؟ ۲۸

۲۵۔کون سی چیزیں دین کی آفت شمار کی جاتی ہیں ؟.................. ۲۹

۲٦۔ولاء کا بلند ترین مرحلہ کون سا ہے؟ ۲۹

۲۷۔ولایت تکوینی کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟ ۲۹

۲۸۔مسئلہ ولایت کتنے رخ سے بیان ہوا ہے؟ ۳۰

۲۹۔براہ کرم وضاحت فرمائیے کہ ولایت تکوینی اور ولایت تصرف سے مراد کیا ہے؟ ۳۱

۳۰۔کیا نظام کائنات چلانے کو خدا کے علاوہ کسی اور سے منسوب کیا جا سکتا ہے؟.. ۳۲

۳۱۔اسباب اور واسطوں سے متعلق قرآن کریم کیا فرماتا ہے؟ ۳۲

۳۲۔کیاہم ہر خیال یا نظریہ کا شرک یا توحید پر مبنی ہونا طے کر سکتے ہیں؟ ۳۳

۳۳۔کیاہم 'مجازی ومفروضہ اجتماعی مفاہیم' کو استعمال کر سکتے ہیں؟ ۳۳

۳٤۔قرب حقیقی کیا ہے ؟ اسے کیونکر حاصل کیا جا سکتا ہے؟...... ۳٤

۳۵۔کون سے افراد بارگاہ الٰہی میں زیادہ مقرب ہیں؟.................. ۳۵

٣٦۔انسان حیوانی مرحلہ سے انسانی مرحلہ میں کیونکر داخل ہو سکتا ہے؟.. ٣٥

٣٧۔انسان کی کتنی زندگیاں ہوتی ہیں؟ کس زندگی کے ذریعہ کمال تک پہونچا جا سکتا ہے؟.. ٣٦

٣٨۔کیا روحانیت انسان کی زندگی سے جدا ہے؟......................... ٣٦

٣٩۔کون سے افراد بلند ترین انسانی درجات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں؟ ٣٧

٤٠۔کیا انسان تزکیۂ نفس کے ذریعہ کمال تک رسائی حاصل کر سکتا ہے؟.. ٣٧

٤١۔کیا انسان عبودیت کے ذریعہ تقرب حاصل کر سکتا ہے؟ ٣٧

٤٢۔انسان کے قوہ خیالی سے متعلق کچه وضاحت کیجئے؟ ٣٨

٤٣۔سرکار دوعالم نے ایسے افرادکے دل کوکس شے سے تشبیہ دی ہے جو قوہ خیالی کو مسخر کر لیتے ہیں؟................................. ٣٨

٤٤۔کیا انسان ریاضت کے ذریعہ مقام قرب تک رسائی حاصل کر سکتا ہے؟.. ٣٩

٤٥۔کیا روح جسم سے وابستہ نہ رہ کر بهی زندہ رہ سکتی ہے؟ ٣٩

٤٦۔معجزہ کے سلسلہ میں کچه وضاحت کیجئے؟........................ ٤٠

٤٧۔کیا معجزہ براہ راست وقوع پذیر ہوتا ہے یا بالواسطہ طورپر؟... ٤٠

٤٨۔کون سی شے خدا کے نزدیک محبوبیت کا باعث بنتی ہے؟ ٤١

۴۹۔شیعہ مسلک مطابق کون سی شے انسان کو حقیقی معنی میں انسان بناتی ہے؟.. ۴۱
۵۰۔کیا مذہب کو سیاست سے الگ کیا جا سکتا ہے؟..................... ۴۲
۵۱۔عام طورپر انسان کی گمراہی کی وجہ کیا ہوتی ہے؟ ۴۲
۵۲۔براہ کرم وضاحت فرمائیے کہ قرآن کریم لفظ 'رشد' کس معنی میں استعمال ہوا ہے؟ ۴۳
۵۳۔کیا شریعت کی روسے شادی کے لئے بالغ وعاقل ہوناکافی ہے؟ ۴۳
۵۴۔رشد سے کیا مرادہے ؟ ہم کیسے سمجھیں گے کہ فلاں شخص رشید ہے؟ ۴۳
۵۵۔کیا سرمایہ سے مراد صرف مال ودولت ہے؟......................... ۴۴
۵۶۔کیا رشد فقط انفرادی ہوتا ہے؟ ۴۴
۵۷۔کیا قیادت اور ادارت کے لئے بھی رشد لازم ہے؟.................. ۴۴
۵۸۔رشید اور غیر رشید انسانوں کا فرق واضح کیجئے؟ ۴۵
۵۹۔کیا رشید افراد کا حافظہ اور یادداشت زیادہ مضبوط ہوتا ہے؟ ... ۴۵
۶۰۔رشید انسان کس طرح مطلوبہ مواد ذہن میں ذخیرہ کرتا ہے؟ ۴۶
۶۱۔ہم کیونکر بہتر بااثر عبادت کرسکتےہیں؟ ۴۶
۶۲۔کیاانسان کے لئے عبادت کی کوئی حد ہے؟ ۴۷
۶۳۔کیا عبادت کے لئےکسی خاص مکانیزم کی ضرورت ہے؟ ۴۷

٦٤۔نبوت اور امامت میں کیا فرق ہے؟ ٤٧

٦٥۔کیا مشرکانہ عقائد سے جنگ انسان کا فرض ہے؟ ٤٨

٦٦۔احکام وفرامین الٰہی کے سامنے سرتسلیم خم کرنے سے متعلق کچھ وضاحت کیجئے؟ ٤٨

٦٧۔خدا کی جانب سے انسان کو عطا کیا جانے والے سب سے بڑا منصب کون سا ہے؟ ٤٩

٦٨۔اسلام کی نظر میں امامت کا مفہوم کیا ہے؟ ٤٩

٦٩۔کیا فطری خواہشات(غرائز) کے لحاظ سے انسان اور حیوان برابر ہیں؟... ٥٠

٧٠۔کیا غریزہ انسان کی رہبری کر سکتا ہے؟ ٥٠

٧١۔براہ کرم یہ بتائیے کہ کیا انسان کو اپنی صلاحیتیں اور طاقتیں استعمال کرنے کے لئے کچھ خاص قوانین کی رعایت کرنا پڑے گی؟ ٥١

٧٢۔اسلامی معاشرہ میں مسلمانوں کے دلوں اور روحوں کو کسی امر کی جانب ابھارنے کا کام کس کا ہے؟.................................... ٥١

٧٣۔کیا جملہ ائمہ طاہرین علیھم السلام ایک ہی جیسا لباس زیب تن کرتے تھے؟ ٥٢

٧٤۔قیادت انسان کے جسم سے متعلق ہے یا روح سے؟ ٥٢

٧٥۔اسلام کے مثالی قائد کا تعارف کرائیے؟................................ ٥٢

۷٦۔مذہب کے بارے میں ویل ڈورینٹ کا کیا کہنا ہے؟ ۵۳
۷۷۔معاشرتی اصولوں کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ ۵۳
۷۸۔انسان کی ضروریات کی کتنی قسمیں ہیں جنہیں وہ حاصل کرنا چاہتا ہے؟ ۵٤
۷۹۔وضاحت فرمائیے کہ غیرفطری امور باقی رہتے ہیں یا ختم ہوجاتے ہیں؟.. ۵٤
۸۰۔انسان کی کتنی ضروریات مذہب کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہیں؟۵۵
۸۱۔مذہب کس طرح پائدار اور باقی رہ سکتا ہے؟........................ ۵۵
۸۲۔خدا نے انبیاء کیوں بھیجے؟.. ۵۵
۸۳۔دین کے عالم وجود میں آنے کی وجہ کیا ہے؟........................ ۵٦
۸٤۔مارکسسٹ مذہب کے سلسلہ میں کیا کہتے ہیں؟ ۵٦
۸۵۔کیا علم مذہب کی بربادی کا باعث ہے؟ ۵۷
۸٦۔تو مارکسسزم نظریہ کے مطابق مذہب کو راستہ سے ہٹانے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟.. ۵۷
۸۷۔پیدائش مذہب کے سلسلہ میں کسی اور نظریہ پر بھی روشنی ڈالئے؟ ۵۸
۸۸۔کیا جنسی آزادی سے مذہب مٹ جائے گا؟ ۵۸

۸۹۔کیا مذہب انسان کی لاشعوری فطرت سے معرض وجود میں آیا ہے؟ ۵۹
۹۰۔دعا کی حقیقت کے سلسلہ میں الیکس کارل کا کیا نظریہ ہے؟ ... ۵۹
۹۱۔کیا مذہب کی طرف رجحان کا سبب ہر طبقہ میں ایک ہی ہوتا ہے؟ ۵۹
۹۲۔عشق اور احساس آفرینش کے سلسلہ میں مولانا روم کیا کہتے ہیں؟ ۶۰
۹۳۔کیا سب منکرین مذہب کے نزدیک مذہب کے وجود میں آنے کی وجہ ایک ہی ہے؟ ۶۱
۹۴۔کیا واقعاًمذہب جہالت کی پیداوار ہے؟................................ ۶۱
۹۵۔کیا انسان کو انفرادی واجتماعی دونوں لحاظ سے مذہب کی ضرورت ہے؟.. ۶۱
۹۶۔انسان کی ضرورت پوری طرح کیسے پوری ہو گی؟............. ۶۲
۹۷۔ٹولسٹوے نے ایمان کی کیا تعریف کی ہے؟ ۶۲
۹۸۔ایمان کیا ہے؟.. ۶۲
۹۹۔انسانی معاشرہ کا اصل ستون کون سا ہے؟ ۶۳
۱۰۰۔کیا مذہب کے سہارے کے بغیر اخلاق قائم رہ سکتا ہے؟....... ۶۳
۱۰۱۔کیا واقعاًدنیا میں کوئی ہے جو مذہب اور ایمان کا انکار کرتا ہو؟ ۶۴

۱۰۲۔کیا مذہبی سرگرمیاں انسان کے لئے مفید واقع ہو سکتی ہیں؟ .. ٦٤
۱۰۳۔کیا خراب ماحول انسان کی دینداری پر اثر ڈالتا ہے؟ ٦٤
۱۰٤۔کیا شہوت پرست افراد اپنے اندر اعلیٰ مذہبی احساسات اجاگر کر سکتے ہیں؟ ٦٥
۱۰٥۔مذہب سے دوری کی کوئی اور وجہ؟................................ ٦٥
۱۰٦۔کیا مختلف چیزوں کی جانب کھنچاؤ ایک فطری امر ہے؟ ٦٦
۱۰۷۔کیا اسلام نے انسان کے تمام فطری تقاضوں کو مد نظر رکھا ہے؟ ٦٦
۱۰۸۔اسلامی قوانین کے فطری ہونے کا کیا مطلب ہے؟ ٦٦
۱۰۹۔ایک مبلغ کو سب سے پہلے کیا کرنا چاہئے؟ ٦۷
۱۱۰۔دعا سے روگردانی کو آپ کیاسمجھتے ہیں؟ ٦۷
کتاب سے متلعق سوالات... ٦۷

پیش لفظ

جیسا کہ آپ جانتے ہیں امامت کا آغاز میدان غدیر خم میں اس وقت ہو ا جب سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتہ بلند کرکے بھرے مجمع میں اعلان کیا کہ آپ میرے جانشین اورمیرے بعد امت کے امام ہیں۔

پس امامت یعنی رسول اسلام کے جانشینی اور امام یعنی وہ شخص جو حضور کے بعد امت کی قیادت سنبھالے۔

ایک روز اصحاب سرورکائنات کی خدمت میں حاضر تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی 'اطیعوااللہ واطیعوالرسول واولی الامر منکم'[1] یعنی خدا رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

جابر بن عبداللہ انصاری اٹھے اور آنحضرت سے پوچھا"ہم خدااور اس کے رسول کو تو جانتے ہیں لیکن اولی الامر کو نہیں جانتے یہ کون لوگ ہیں ؟ آپ نے فرمایا"یہ امام اور میرے جانشین ہیں"۔اسکے بعد ترتیب سے بارہ اماموں کے نام بیان کئے:

۱۔امام علی ۲۔امام حسن ۳۔امام حسین ۴۔امام سجاد ۵۔امام باقر ۶۔امام صادق ۷۔امام موسی کاظم ۸۔امام رضا ۹۔امام محمد تقی ۱۰۔امام علی نقی ۱۱۔امام حسن عسکری ۱۲۔مہدی صاحب الزمان (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف)[2]۔

---

[1] سورہ نساء، آیت ۸۹

[2] ۔ درسهای از اصول دین (اصول دین کے کچہ اسباق)، صفحہ ۲۳۰

لہٰذا یہ بالکل واضح ہے کہ دین اور امت کی قیادت امام کے ہاتھوں میں ہونی چاہئے۔حضرت رضا فرماتے ہیں:

"امام دین کی زمام ہے۔مسلمانوں کے نظام، دنیا کی فلاح اور مؤمنین کی عزت کا دارومدار اسی پر ہے"۔[1]

اسلام ایک مقدس آسمانی دین ہے جسے فرامین الٰہی کے مطابق اپنا راستہ طے کرنا ہے اسی طرح اس کی قیادت بھی ایسی فرد کے ہاتہ میں ہونا ضروری ہے جسے خود خدا نے اس کام کے لئے منتخب کیا ہو۔

انتہا یہ ہے کہ انسان کی عبادت کا دارومدار بھی امامت وولایت پر ہے۔سرکارختمی مرتبت نے اپنے دور رسالت میں قرآن اور زندگی کے حقائق خدا سے حاصل کرکے انہیں بغیر کسی ردوبدل کے لوگوں تک پہونچا دیااوراپنے وصال سے قبل یہ عظیم کام اپنی آغوش اورمکتب کے پلے حضرت علی کو سونپ دیاتاکہ سلسلہ ہدایت جاری رہے۔

ائمہ یکے بعد دیگرے آتے رہے تاکہ لوگوں پر حجت تمام ہو جائے اور کل قیامت کے دن ان کے پاس کوئی عذر اور بہانہ نہ ہو۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں "خداوند تبارک وتعالیٰ نے ابراہیم کونبی بنانے سے پہلے اپنا بندہ منتخب کیا، اس کے بعد رسول بنانے سے پہلے نبی بنایا، پھر خلیل قرار دینے سے قبل رسول بنایا پھر امام بنانے سے پہلے انہیں اپنا دوست بنایا۔جب یہ سارے درجے اور رتبے حاصل ہوگئے تو فرمایا 'میں نے تمہیں لوگوں کا امام اور رہبر قرار دیا

[1] ۔ تحف العقول، صفحہ ۵۱۵

ہے۔امامت کا درجہ ابراہیم   کو بڑا محسوس ہوا تو انہوں نے عرض کی کہ کیا میری اولاد میں سے بھی کسی کو امامت ملے گی؟ خدانے فرمایا'میرا عہد ظالموں تک نہیں پہونچے گا'۔

اِس وقت ہم ایسے دور میں سانس لے رہے ہیں جب امام زمانہ (عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)غیبت کبریٰ میں ہیں اورولایت فقیہ ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے امت مسلمہ کی قیادت کی سنگین ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہے۔مسلمانوں اور اہل بیت علیہم السلام کے پیروکاروں کا بھی فرض ہے کہ وہ نائب امام زمانہ (عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف)کااحترام کرتے ہوئے ان کے احکامات پر عمل پیرا ہوں تاکہ خداوند متعال کی رضایت وخوشنودی حاصل ہو جائے۔

کتاب ہٰذا نے امامت اور ولایت روشنی ڈالتے ہوئے حضرت آیت اللہ مطہری سے اپنے سوالات پوچھے ہیں جن کے جوابات 'ولاہا وولایت ہا' نامی کتاب (مجوعہ کتب جلد۳) سے اخذ کئے گئے ہیں۔

۱۔براہ کرم لفظ 'ولاء' کی کچھ وضاحت کیجئے اور فرمائیے کہ کیا یہ لفظ قرآن میں بھی استعمال ہوئی ہے؟

ولاء، ولایت (واو پر زبر)، ولایت (واو پر زیر)، ولی، مولی وغیرہ "ولی" واو، لام ، یے سے ماخوذ ہیں ۔قرآن کریم میں یہ لفظ مختلف انداز سے بہت زیادہ استعمال ہوئی ہے ۔کہا جاتا ہے کہ ایک سو چوبیس بار اسم کی صورت میں اور ۱۱۲ بار فعل کی صورت میں قرآن کریم نے اس لفظ کا استعمال کیا ہے۔

اس لفظ کے اصل معنی جیسا کے راغب نے مفردات القرآن میں کہا ہے کسی شے کے کسی دوسری شے سےاس طرح ملنے کے ہیں کہ ان کے درمیان کوئی فاصلہ نہ رہ جائے۔یعنی اگر دو چیزیں اس طرح آپس میں ملی ہوں کہ ان کے درمیان کسی اور شے کا فاصلہ نہ ہو تو وہاں پر مادۂ "و،ل،ی (ولی)" سے ماخوذ لفظ استعمال کی جائے گی۔

۲۔وضاحت کیجئے کہ لفظ ''ولاء" کا استعمال مادی امور میں بھی ہوا ہے یا نہیں ؟

یہ لفظ مادی اور جسمانی امور کے سلسلہ میں استعمال ہوا ہے اور مجرد امور کے سلسلہ میں بھی لیکن یہ طے ہے کہ پہلے مادی امور کے سلسلہ میں ہی استعمال ہوتا رہا ہے اس کے بعد یا تو تشبیہ معقول بہ محسوس کی حیثیت سے یا پھرمعنی محسوس کو اپنی مادی وحسی خصوصیت سے علاحدہ کرتے ہوئے مجرد امور کے سلسلہ میں بھی استعمال ہوا ہے۔اس لئے کہ انسان انفرادی لحاظ سے عمر بھر اور اجتماعی لحاظ سے تاریخ بھر میں، معقولات میں غوروفکر سے قبل محسوسات کی جانب توجہ دیتارہا ہے۔

۳۔وضاحت فرمائیے کہ اسلامی نقطہ نگاہ سے ''ولاء '' کی کتنی قسمیں ہیں اور ان کا استعمال کن مقامات پر ہوتا ہے؟
قرآن کریم میں ولاء، موالات، اور تولی کا کافی ذکر ہے، اس عظیم آسمانی کتاب میں اس عنوان کے ذیل میں بہت سے مسائل بیان ہوئے ہیں۔جب ہم اس میں غور وفکر کرتے ہیں تو مجموعی طور پر یہ نتیجہ سامنے آتا ہے کہ اسلام میں ولاء کی دو قسمیں ہیں :

منفی اور مثبت ۔ یعنی مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایک قسم کی ولاء اختیارنہ کریں اور اسے ترک کردیں، دوسری جانب حکم دیا گیا ہے کہ فلاں قسم کی ولاء اختیار کریں اور ہرگز اسے ترک نہ کریں۔

مثبت اسلامی ولاء کی بھی اپنی جگہ دو قسمیں ہیں : ولاء عام، ولاء خاص۔ولاء خاص کی بھی چند قسمیں ہیں : ولاء محبت، ولاء امامت، ولاء زعامت، ولاء تصرف یا ولایت تکوینی۔

٤۔کیا مسلمان غیر مسلم کے ساتھ دوستی یا اُس کی سرپرستی قبول کر سکتا ہے؟
قرآن کریم نے مسلمانوں کو امر سے سختی سے منع کیا ہے کہ وہ غیر مسلموں کے ساتھ دوستی رکھیں یا ان کے زیر سرپرستی رہیں لیکن اس کے معنی یہ ہرگز نہیں ہیں کہ قرآن کریم دوسرے انسانوں سے پیارومحبت کو برا قرار دیتاہے ، مسلمان کے غیر مسلم سے بعغض وعناد رکھنے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے یا یہ کسی بھی حال میں غیر مسلموں کے ساتھ نیکی کی مخالفت کرتا ہے۔جی نہیں بلکہ قرآن کریم کاواضح ارشادہے:

لاینهاکم الله عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروهم وتقسطوالیهم ان الله یحب المقسطین۔

الله تمہیں ان لوگوں کے ساتھ نیکی اور انصاف سے نہیں روکتا جنہوں نے تم سے دین کے نام پر جنگ وخورنریزی نہیں کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالاہے ۔بے شک خداانصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

۵۔اسلام میں منفی ولاء کون سی ہے؟

مسلمانوں کے آپسی تعلقات اس قدر دوستانہ اور پر خلوص ہوں جیسے ایک ہی جسم کے مختلف اعضاء یا ایک ہی شے کے مختلف اجزاء۔اسلامی نقطۂ نظر سے منفی ولاء سے مراد یہ ہے کہ ایک مسلمان کو کسی غیر مسلم سے روبرو ہوتے وقت یہ علم ہونا چاہئے کہ وہ غیر کے جسم کے حصہ سے روبرو ہورہا ہے اور غیر مسلم کی ولاء نہ رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان کے غیر مسلم سے تعلقات ، اس کے مسلمانوں سے تعلقات کی حد تک نہ ہوں ، ایسا نہ ہو کہ مسلمان عملی طور پر غیر مسلم بدن کا حصہ قرار پاجائے یا اتنا آگے بڑھ جائے کہ پھر اسے کسی بھی صورت میں پیکر اسلام کا حصہ نہ کہا جا سکے۔

٦۔براہ کرم عقلی وجذباتی محبت ونفرت کی وضاحت کیجئے؟

اسلام میں محبت ونفرت ہے لیکن وہ محبت ونفرت جو عقل اور منطق پر مبنی ہو نہ کہ جذبات اور لاقانونیت پر۔وہ دوستی یا دشمنی جس کا سرچشمہ جذبات ہوں منطق سے عاری ہوتی ہے بس اندھے بہرے جذبات ہوتے ہیں جو انسان کے باطن پر مسلط ہوجاتے ہیں اور پھر اسے جدھر چاہیں

کھینچنے لگتے ہیں ۔لیکن عقل ومنطق پر مبنی محبت ونفرت سوچ سمجھ کر اختیار کرکی جاتی ہے اور اس کا سرچشمہ سامنے والے شخص (جس سے محبت یا نفرت کی جارہی ہے) کی تقدیر اور مستقبل سے لگاؤہوتاہے۔

۷۔والدین کی اولاد سے محبت عقلی ہوتی ہے یا جذباتی؟

والدین اولادسے عقلی وجذباتی دونوں طرح کی محبت کرتے ہیں۔عقلی محبت کی نتیجہ میں بعض اوقات والدین جان بوجھ کر اولاد کو تکلیف دیتے یا اسے تکلیف پہونچنے کا ذریعہ بنتے ہیں مثلاًبچہ کو سرجن کے حوالہ کردیتے ہیں ۔ماں باپ رورہے ہوتے ہیں ، ان کے دل میں آگ ہوتی ہے، آنکھیں اشکبار ہوتی ہیں لیکن ڈاکٹر سے کہتے ہیں ان کے بچہ کاجلد سے جلد آپریشن کردے، اگر بدن کے کسی حصہ کا کاٹنا ضروری ہے تو اسے کاٹ دے بچہ کو چاہے جتنا درد ہو یہاں تک کہ ممکن ہے وہ معذور ہوجائے۔تو آنسوجذباتی محبت کا نتیجہ ہیں اور ڈاکٹر سے آپریشن کی درخواست عقلی محبت کا۔

۸۔ایسے خراب معاشرہ سے متعلق اسلام کا نظریہ کیا ہے جس پر کفر وجہالت کی حکمرانی ہو؟

اسلام کفر وجہالت کی حکمرانی والے خراب اور اصلاح نشدہ معاشرہ کے سلسلہ میں ایک مقام پر جہاد کا حکم دیتا ہے تاکہ فتنہ وفساد ختم ہو جائے:

وقاتلوھم حتی لاتکون فتنۃ

انہیں قتل کرو تاکہ فتنہ ختم ہوجائے۔

دوسرے مقام پر احتیاط اور دوری کا حکم ہے کہ لوگ ان کی جانب دل کھول کے آگے نہ بڑھیں تاکہ معاشرہ اور انسانیت محفوظ رہے اور یہ بات انسانیت نوازی سے ذرہ برابر تضاد نہیں رکھتی۔

انسانی فطرت چور صفت ہے دوسروں کی صفات اخذ کرنااورانہیں اپنے اندر سمو لینا انسان کا امتیاز ہےہو سکتا ہے انسان لاشعوری طور پردوسروں کے افکارصفحہ ذہن پر اتار لے۔

۹۔دشمن کو سرپرست بنانے سے متعلق قرآن کریم کا کیا حکم ہے؟

یاایھا الذین آمنوالاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء تلقون الیھم بالمودۃ وقدکفروابما جائتکم من الحق۔

اے ایمان لانے والو!میرے اوراپنے دشمن کو ولی اور سرپرست نہ بناؤ کہ اس سے ان سے دوستی کر لو درحالیکہ یہ تمہارے پاس آنے والے حق کے سلسلہ میں کفر اختیار کئے ہوئے ہیں۔دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

اِن یثقفوکم یکونوا لکم اعداءًویبسطوا الیکم ایدیھم والسنتھم بالسوء وودوالوتکفرون۔

یہ اگر تمہیں پا جائیں گے تو تمہارے دشمن ہیں، ان کے ہاتھ اور زبان دونوں تمہارے خلاف آگے بڑھیں گے اور یہ چاہیں گے کہ تم بھی کافر ہوجاؤ۔

۱۰۔کیا اسلام یہ چاہتا ہےکہ مسلمان مستقل زندگی گذاریں یا کوئی اور نظریہ ہے؟

اسلام یہ چاہتا ہے کہ مسلمان متحدہ طور پر مستقل زندگی گذاریں اور ہر شخص خود کو اسلامی معاشرہ کا حصہ سمجھے تاکہ اسلامی معاشرہ مضبوط اور طاقتور ہوجائے اس لئے کہ قرآن کریم چاہتا ہے کہ مسلم سماج دوسروں افضل و برتر ہو، ارشاد ہے:

ولاتھنواولاتحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔

کمزور مت بنو، غم نہ کھاؤ، اگر تم واقعاً مؤمن ہو برتر تمہیں ہو۔

برتری کا معیار ایمان قرار پایا ہے، تو ایمان میں ایسی کیا خاصیت ہے؟ جی ہاں ! ایمان اتحاد کی بنیاد اور اسلامی معاشرہ کا ستون ہے، اسلامی معاشرہ کے استقلال وپائداری کا دراومدار اسی پر ہے اور یہی اسے متحرک رکھنے میں موٹر کا کام کرتا ہے۔

۱۱۔مسلمان کیونکر ایک دوسرے کی زندگی میں دلچسپی لیتے ہیں، کیاامر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی ان کی زندگی میں کوئی کردار ہے؟

مؤمنین ایک دوسرے کے نزدیک ہیں۔چونکہ ایک دوسرے کے نزدیک ہیں ایک دوسرے کے دوست اور مددگار بھی ہیں لہٰذا ایک دوسرے کی زندگی میں دلچسپی بھی لیتے ہیں۔بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ خود اپنی زندگی اوراپنے ہی مستقبل سے دلچسپی رکھتے ہیں اس لئے کہ دونوں ایک ہی

پیکرکا حصہ ہیں اسی لئے امربالمعروف بھی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو برائیوں سے روکتے بھی ہیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر محبت ایمانی سے وجود میں آتےہیں یہی وجہ ہے کہ 'یأمرون بالمعروف وینھون عن المنکر' کے جملے ولاء ایمانی کے تذکرہ کے فوراًبعد لائے گئے ہیں۔

دوسروں کی زندگی اور مستقبل سے لگاؤ درواقع خود ان سے محبت کا نتیجہ ہے۔باپ کو بچوں سے محبت کرتا ہے تو لازمی طور پر ان کے نیک کردار اور اچھے مستقبل کا بھی خواہشمند ہوتاہے ۔اسی دوران ممکن ہے اسے دوسرے بچوں کے مستقبل سے کوئی دلچسپی نہ ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے خود ان بچوں سے بھی کوئی لگاؤ نہیں ہے۔

۱۲۔وضاحت فرمائیے کہ مسلمانوں کا کفار کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہئے؟

قرآن کریم سرکار دوعالم اور آپ کے ساتھیوں سے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

محمد رسول الله والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

محمد رسول اللہ اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں کے لئے سخت اور آپس میں مہربان ہیں۔

اس آیہ کریمہ میں مثبت اور منفی دونوں قسم کی ولاء کی جانب اشارہ ہوا ہے (یعنی کسی سے محبت رکھنی چاہئے اور کس سے نہیں رکھنی چاہئے) جیسا ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں دشمنان اسلام ہر زمانہ میں مثبت ولاء کو منفی اور

منفی کو مثبت میں بدلنے کی کوشش کرتےہیں (مطلب یہ کہ مسلمانوں کو جن سے محبت کرنی چاہئے ان سے نفرت اور جن سے نفرت اور دوری اختیار کرنی چاہئے ان سے محبت کرنے لگ جائیں) یعنی ان کی پوری کوشش ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے درمیان تعلقات دوستانہ ہوں اور خود مسلمان مختلف چیزوں مثلاً مسلکی اختلافات کو بہانہ بنا کر ایک دوسرے سے دور ہوجائیں ۔ہمارے آج کے دور میں بھی اغیاراس سلسلہ میں پوری طرح سرگرم ہیں ، اس کام پر کافی پیسہ پھونکا جارہا ہے اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اِنہوں نے خود مسلمانوں کے درمیان ایسے عناصر تخلیق کر دیے ہیں جن کا کام ہی یہی ہے کہ اسلام کی مثبت ولاء کو منفی اور منفی کو مثبت میں بدل دیں۔

۱۳۔براہ کرم وضاحت فرمائیے کہ اسلام کی خاص مثبت ولاء کن لوگوں سے مخصوص ہے؟

خاص مثبت ولاء سے مراد ولائے اہلبیت علیہم السلام ہے۔اس میں کوئی دورائے نہیں کہ سرکار ختمی مرتبت نے اپنے پاک ومطہر خاندان سے ولاء اور محبت رکھنے کا حکم دیا ہے۔اس سے اہلسنت کے علماء کو بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔آیہ ذوی القربیٰ (قل لا اسئلکم علیہ اجراًالاّالمودّۃَ فی القربیٰ) میں ولائے خاص کا بیان ہے۔مشہور ومسلم حدیث غدیر کی عبارت اس طرح ہے:

'من کنت مولاہ فھٰذاعلیٌ مولاہ' اس جملہ میں بھی ایک قسم کی ولاء کا بیان ہے جس کی بعد میں وضاحت کی جائے گی۔

۱٤۔کیا مؤمنین کو امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت تسلیم کر لینی چاہئے؟

حالت رکوع میں زکات دینا کوئی معمولی عمل نہیں تھا جو مسلمانوں میں رائج رہا ہو۔لہٰذا یہ کہنا صحیح نہیں کہ قرآن کریم سب کی تعریف اورولایت کو سب کے لئے ثابت کررہا ہے اب اس سے مراد جو بھی ہو۔بلکہ یہی بات اس امر کا زندہ ثبوت ہے کہ آیہ کریمہ کے پیش نظر ایک خاص واقعہ اورخاص فرد ہے یعنی ایسا بھی کوئی تھا جو عبادت خدا میں مشغول ہونے کے باوجود اس کے بندوں سے غافل نہیں ہوااور حالت رکوع میں زکات دے دی ۔اب قرآن کریم فرما رہا ہے کہ وہ شخص بھی خدا اور اس کے رسول کی طرح تمہارا ولی ہے۔تذکرہ ایک خاص شخص کا ہے کہ وہ بھی خدا اور رسول کی طرح مؤمنین کا ولی ہے لہٰذا تمہیں اس کی ولایت تسلیم کر لینی چاہئے۔

۱۵۔ولائے محبت کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ولائے محبت یا ولائے قرابت کا مطلب یہ ہے کہ اہلبیت علیہم السلام سرکاردوعالم کے ذوی القربیٰ ہیں اور لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اِن سے عام مثبت ولاء سے بڑھ کر خاص طور پر محبت رکھیں۔یہ بات قرآن کریم میں بھی آئی ہے اور شیعہ اور سنی دونوں سلسلہ ہائے سندسے بہت سی روایات بھی اس بارے میں وارد ہوئی ہیں جن میں اہل بیت علیہم السلام خاص طورپر حضرت علی علیہ السلام سے محبت کو اسلام کا بنیادی مسئلہ قرار دیا گیا ہے۔

۱٦۔یہ فرمائیے کہ کیا ولائے محبت ہر ولاء کا نقطۂ آغاز قرار پا سکتی ہے؟

ولائے محبت ہر ولاء کاذریعہ بلکہ نقطہ ٔ آغاز ہے ۔اس کی ہم بعد وضاحت کریں گے۔رشتہ ٔ محبت ہی ہے جو لوگوں کو اہل بیت علیہم السلام سے حقیقت میں جوڑتا ہے تاکہ ان ذوات مقدسہ کی رفتار، گفتار، تعلیمات، سیرت اور طریقۂ عمل سے فیض اٹھا سکیں۔اس کے علاوہ ہم نے کتاب میں عشق ومحبت خاص طور پر نیکوکار افراد اور اولیائے حق سے محبت کی خاصیتیں تفصیل سے بیان کی ہیں کہ کس طرح محبت جو کہ انسانیت کی معمار ہے انسان کی تربیت بیش قیمت وسیلہ قرار پاتی ہے، روحوں میں ہلچل مچاتی اور جذبات کوزیروزبر کر دیتی ہے۔

۱۷۔کیا شیعہ اور اہل سنت میں ولائے محبت کے سلسلہ میں نظریاتی طور پر اختلاف ہے؟

ولائے محبت کے سلسلہ میں شیعوں اور سنیوں میں نظریاتی طور پر کوئی اختلاف نہیں ہے بس ناصبی ہیں (جواختلاف کرتے ہیں) لیکن اسلامی معاشرہ سے دفعہ ہوچکے ہیں، انہیں کفار کی طرح نجس مانا جاتا ہے اور الحمدللہ عصر حاضر میں زمین ان کے ناپاک وجود سے پاک ہو چکی ہے۔بس اِکّادکّا کوئی دکھائی دے جاتا ہے کتابیں وغیرہ لکھتے رہتے ہیں، ان کی پوری کوشش مسلمانوں اختلاف ڈالنا ہے جیسے خود ہمارے اپنے کچھ لوگ ہیں ۔اور یہی اس بات کی بہترین دلیل ہے کہ ان کی کوئی بنیاد نہیں ہے بلکہ انہیں ہمارے اپنے انگشت شمار لوگوں کی مثل سامراج کے خبیث آلہ ٔ کار ہیں۔

۱۸۔ولائے امامت کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

ولائے امامت وقیادت یا دوسرے لفظوں میں دینی مرجعیت یعنی وہ مقام ومنزلت جس کا حامل شخص دوسروں کے لئے واجب الاطاعہ نیز اعمال وکردار کے لحاظ سے نمونۂ عمل ہے اسی سے دوسرے لوگ احکام دین کی تعلیم لیتے ہیں۔دوسرے لفظوں میں ولائے دینی زعامت۔یہ مقام ومنزلت عصمت چاہتا ہے اور معصوم ہی کا قول وفعل دوسروں کے لئے حجت ہے۔یہ وہی منصب ہے جس کے بارے قرآن کریم کا ارشاد ہے :

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃً حسنۃً لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیراً۔[۱]

تم میں سے اس کے لئے رسول کی زندگی میں بہترین نمونۂ عمل ہے جو اللہ اور آخرت سے امیدیں وابستہ کئے ہوئے ہے اور اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتا ہے[۲]۔

دوسرے مقام پر ارشاد ہے:

قل اِن کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفورٌرحیم[۳]۔

اے پیغمبر کہہ دیجئے کہ اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ہوتو میری پیروی کرو۔خدا بھی تم سے محبت کرے گااور

---

[۱] ۔ الاحزاب آیہ ۲۱

[۲] ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدرجوادی مرحوم

[۳] آل عمران، آیت ۳۱

تمہارے گناہوں کو بخش دے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے[1]۔

۱۹۔وضاحت فرمائیے کہ اہل بیت علیہم السلام کا معصوم ہونا کیونکر ثابت ہوگا؟ کیا اس سلسلہ میں حدیث ثقلین کو معیار قرار دیا جاسکتا ہے؟

اگر اہلبیت علیہم السلام باطل اور غلط راہ پر ہوتے تو اس انداز سے قرآن کریم کے ساتھی اور قرین قرار نہ دیے جاتے اور اگر سرکار ختمی مرتبت کی مثل گناہ وخطا سے معصوم ومنزہ نہ ہوتے تو ہرگز آپ کی جگہ پیشوا اور مقتدا قرار نہ پاتے۔متن بتاتا ہے کہ حدیث معصوم افراد کے بارے میں ہے اور خواجہ نصیرالدین طوسی کے بقول دوسروں کے پاس نہ کوئی معصوم ہے اور نہ ہی وہ کسی کی عصمت کا دعویٰ کرتے ہیں لہٰذا اس کا مصداق ائمہ طاہرین (علیہم السلام) کے سوا کوئی اور نہیں ہے۔

۲۰۔دینی ولایت کے بارے میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

دین کی اس طرح کی امامت، قیادت اوررہبری کہ جو بھی پیشوا کہے یا انجام دے حجت الٰہی مانا جائے ایک طرح کی ولایت ہے اس لئے کہ اس میں امام کو ایک طرح سے لوگوں پرتسلط نیز ان کے امور میں تصرف اور ان کی تدبیر کا حق حاصل ہے۔

خلاصہ یہ کہ ہر معلم، معلم اور مربی ہونے کے لحاظ سے متعلم اور تربیت حاصل کرنے والے کا ولی ، حاکم نیز اس

[1] ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم

کے امور میں تصرف کرنے کا حق رکھتا ہے تو جب عام معلم کا یہ حال ہے تو کیا خدا کے بنائے ہوئے معلم اور مربی کو یہ حق خدا کی جانب سے نہیں ملا ہے؟!

آیہ کریمہ 'اِنما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم راکعون'[1] میں اسی ولایت کی جانب اشارہ ہے۔

(ایمان والو بس تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکات دیتے ہیں۔[2])

۲۱۔ولایت زعامت کیا ہے؟ کیا سماجی وسیاسی قیادت بھی اسی کا حصہ ہے؟

ولایت زعامت یعنی سماجی وسیاسی قیادت کا حق۔معاشر ہ کو قائد کی ضرورت ہے۔جو شخص عوامی امور کی زمام ہاتھ میں لے، اجتماعی امور کاانتظام چلائے اور لوگوں کے مقدارات پر اختیار رکھتا ہو وہ 'ولی امر مسلمین' ہے۔مرسل اعظم اپنی زندگی میں ولی امر مسلمین تھے اور یہ عہدہ خود خدا نے انہیں عطا کیا تھا۔آپ کے بعد، جیسا کہ بے شمار ناقابل انکار دلائل سے ثابت ہے، یہ عہدہ اہل بیت علیہم السلام کو حاصل ہوا۔

آیۂ کریمہ 'اطیعوااللہ واطیعواالرسول واولی الامر منکم[3]'(ایمان والو اللہ کی اطاعت کرورسول اور صاحبان امر کی اطاعت

[1]۔ المائدہ، آیت ۵۵
[2] ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم
[3]۔النساء آیت ۵۹

کرو جو تمہیں میں سے ہیں[1])، سورہ ٔ مائدہ کی شروع کی آیات مبارکہ، حدیث مبارک غدیر[2]، آیہ کریمہ 'انما ولیکم اللہ ۔۔۔ کی عمومیت نیزآیہ کریمہ 'النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم[3]' کی عمومیت اسی ولایت پر روشنی ڈال رہی ہے۔

۲۲۔ رسول خدا کے بعد ولایت زعامت کے فرائض کیا ہیں؟

سوال یہ ہے کہ سرکار دوعالم کے بعد ولایت زعامت کے فرائض کیا ہیں؟

اجتماعیت کے تحفظ اور معاشرہ کو انارکی سے بچانے کی خاطر ہر عوامی اکائی پرکسی نہ کسی حاکم اور ولی امر کی اطاعت فرض ہے۔ سوال یہ ہے کہ اُس حاکم کا فرض کیا ہے؟

کیا اسلام نے اس سلسلہ میں کچھ فرائض متعین کئےہیں ؟ کیا عوام کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ پیغمبراسلام کے بعد جسے چاہیں اپنا حاکم بنا لیں اور پھر سب پر اس کی اطاعت واجب ہے؟ یا یہ کہ آنحضرت نے اپنے وصال سے قبل ہی کسی خاص شخص کو اپنی جانشینی کے نہایت اہم اور عظیم منصب کے لئے متعین کر دیا تھا؟

---

[1]۔ ترجمہ علامہ سید ذیشان حیدر جوادی مرحوم
[2]۔ من کنت مولاہ فھٰذا علی مولاہ
[3]۔ الاحزاب، آیت ۶

۲۳۔وضاحت فرمائیے کہ رسول اسلام کو کون سی ولایت حاصل تھی اور انہوں نے مسلمانوں کی کس قسم کی قیادت سنبھال رکھی تھی؟

سرکار دوعالم باقاعدہ لوگوں پر حکومت اور مسلمان معاشرہ کی سیاسی قیادت کر رہے تھے ۔آیہ کریمہ 'خذ من اموالھم صدقۃً تطھرھم وتزکیھم بھا'[1] کی بنیاد پر لوگوں سے ٹیکس لیتے اور اسلامی معاشرہ کا معاشی نظام چلاتے تھے۔

۲٤۔سب سے بری خیانت اور دھوکہ کون سا ہے؟

مولائے کائنات اپنے ایک خط میں(جوکہ نہج البلاغہ میں موجود ہے) لکھتے ہیں:

فاِنّ اعظم الخیانۃِ خیانۃ الامۃ وافظع الغش غش الائمۃ

بے شک سب سے بڑی خیانت معاشرہ کے ساتھ خیانت ہے اور سب سے بڑا دھوکہ امت مسلمہ کے رہنماؤں کے ساتھ دھوکہ کرنا ہے۔

اس لئے کہ اس دھوکہ دہی کانقصان مسلمانوں ہی کو پہونچے گا۔اگر کسی کشتی کا ناخدا کشتی کو صحیح سمت میں لے جارہا ہے کو شخص اٹھے اور ناخدا کو دھوکہ دے کر پوری کشتی کو خطرہ میں ڈال دے تو اس نے صرف ناخدا کے ساتھ خیانت نہیں کی ہے بلکہ کشتی پر سوار تمام لوگوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔

---

[1]۔ التوبہ، آیت ۱۰۳

۲۵۔کون سی چیزیں دین کی آفت شمار کی جاتی ہیں ؟
آفۃ الدین ثلاثۃ: اما مجائرومجتھد جاھل و عالم فاجر۔

تین چیزیں دین کی آفت شمار کی جاتی ہیں(اور جس طرح ایک آفت درخت یا حیوان کو نابود کر دیتی ہے اسی طرح دین کو نابود کر دیتی ہیں): ظالم حکمراں ، جاہل عابد اور گناہگار عالم۔

۲۶۔ولاء کا بلند ترین مرحلہ کون سا ہے؟
ولائے تصرف یا ولائے معنوی ولایت کا بلند ترین مرحلہ ہے۔ولایت کی بقیہ اقسام کا تعلق یا تو سرکارختمی مرتبت کی قرابت سے ہے یا اہل بیت علیھم السلام کی طہارت وتقدس سے ہے یاان کی علمی ومعاشرتی صلاحیتوں سے۔

آخر کی دواقسام میں ولایت تشریع اور قرار دیے جانے کی حدود تک محصور ہے اگر چہ اس قرار دیے جانے کی بنیاد اور فلسفہ اہل بیت علیھم السلام کی علمی اور معاشرتی صلاحیتیں ہیں لیکن ولایت تصرف یا ولایت معنوی غیر معمولی تکوینی اقتدار واختیار کا نام ہے۔

۲۷۔ولایت تکوینی کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟
ولایت تکوینی کا نظریہ ایک لحاظ سے روئے زمین پر بسنے والے انسان کی پوشیدہ صلاحیتوں سے تعلق رکھتا ہے ، ان کمالات سے تعلق رکھتا ہے جن کی یہ حیرت انگیز موجود حامل ہو سکتی ہے اورایک لحاظ سے اس موجود کے خدا سے رابطہ سے تعلق رکھتا ہے۔ولایت تکوینی سے مراد یہ ہے کہ انسان راہ عبدیت پر چل کر مقام قرب الٰہی تک

پہونچ جائے ۔مقام قرب تک پہونچنے کا نتیجہ یہ ہو گا(البتہ قرب اعلیٰ مراتبوں تک پہونچنے کا) کہ انسان کی روحانیت ومعنویت جو خود ایک حقیقت ہے اس کے اندرجمع ہو جائے گی ۔اس منزل تک پہونچنے کے بعد انسان کاروان روحانیت کا قائد، دوسروں کے ضمیر پر مسلط، ان کے اعمال کا گواہ اور وقت کا حجت خدا ہوگا۔زمین اس نوعیت کی ولایت کے حامل شخص یعنی انسان کامل سے کبھی بھی خالی نہیں ہوتی۔

۲۸۔مسئلہ ولایت کتنے رخ سے بیان ہوا ہے؟

شیعہ نقطۂ نظر سے تین رخ سے ذکر ہوا ہے اور ہر جگہ لفظ امامت استعمال ہوئی ہے:

اول: سیاسی رخ سے؛ سرکار ختمی مرتبت کے بعد مسلمانوں کی سیاسی واجتماعی قیادت کے سلسلہ میں کون شخص سب سے زیادہ آنحضرت کی جانشینی اور نیابت کا سب سے زیادہ اہل اور مستحق ہے۔سرکار کے بعد مسلمانوں کا رہنماکون ہونا چاہئے یا یہ کہ آپ نے حکم خدا سے اپنے وصال سے قبل ہی حضرت علی علیہ السلام کو یہ منصب سونپ دیا تھا۔

دوم: احکام دین کی تشریح کے لحاظ سے؛ سرکارختمی مرتبت کے بعد احکام دین کے سلسلہ میں کن افراد کی جانب رجوع کیا جائے ؟ ان افراد کو یہ علم کیسے حاصل ہوا ہے؟ کیا یہ حضرات تشریح احکام کے سلسلہ میں معصوم ہیں ان سے کوئی غلطی نہیں ہوگی؟

جیسا کہ معلوم ہے کہ شیعہ ائمہ معصومین کی امامت کے قائل ہیں جس کا عقیدہ اور عمل دونوں سے تعلق ہے۔

سوم: روحانی اور باطنی رخ سے۔

۲۹۔براہ کرم وضاحت فرمائیے کہ ولایت تکوینی اور ولایت تصرف سے مراد کیا ہے؟

ولایت تکوینی یا ولایت تصرف سے مراد یہ نہیں ہے کہ ، جیسا کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے ، کہ ایک انسان کے پاس کائنات سرپرستی اور اختیار ہو، وہی زمین وآسمان کا نظام چلائے ، خالق بھی وہی ہو ، رازق بھی وہی ہو، پید کرنے والا بھی وہی ہو، موت دینے والا بھی وہی ہو اور یہ ساری ذمہ داریاں اور اختیارات اسے خدا کی جانب سے عطا کئے گئے ہوں۔

اگرچہ خداوند کریم نے کائنات کو اسباب ومسببات کے نظام کے تحت خلق کیا ہے اور کچھ موجودات جنہیں قرآن کریم ملائکہ کہتا ہے خدا کے اذن سے مدبرات امر اور مقسمات امر ہیں لیکن یہ بات خداوند کریم کے اپنی ملک اور خالقیت میں لا شریک ہونے سے ہرگز تضاد نہیں رکھتی۔اسی طرح کسی ولی کا وجود، چونکہ وہ خدا کا دوست، ناصر ومددگار یا اوزاروآلہ شمار نہیں ہوتا، بھی خدا کی مالکیت وخالقیت سے متضاد نہیں ہے۔

۳۰۔کیا نظام کائنات چلانے کو خدا کے علاوہ کسی اور سے منسوب کیا جا سکتا ہے؟

توحید کے لحاظ سے واسطوں کے وجوداور اسی طرح نظام کائنات چلانے کو خدا کے علاوہ کسی اور سے منسوب کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس عقیدہ کے ساتھ واسطے خدا کی اجازت اور اذن سے ہی اس عہدہ پر فائز ہیں اور اسی کے ارادہ اور امر کو نافذ کررہے ہیں۔

۳۱۔اسباب اور واسطوں سے متعلق قرآن کریم کیا فرماتا ہے؟

سب سے پہلی بات یہ کہ اسلامی ادب کا تقاضاہے کہ ہم خلق، رزق، احیاء، اماتہ اور اس قسم کے دیگر امور کو خدا کے علاوہ کسی اور سے نسبت نہ دیں اس لئے کہ قرآن کریم یہی چاہتاہےکہ ہم اسباب اور وسائل کو پار کرتے ہوئے اصل سرچشمہ تک پہونچیں اور پوری توجہ رب العالمین کی جانب مبذول کریں جو اسباب کا بھی خالق ہے بلکہ اسباب محض اس کا امر اوراس کی حکمت کا مظہر ہیں۔

دوسری بات یہ کہ واسطوں اور ذرائع کے لحاظ سے کائنات کا نظام ایک خاص نظام ہے جسے خدانے خلق کیا ہے جس میں انسان کسی بھی طرح کا روحانی ارتقاء پیدا کرکے کسی بھی صورت میں واسطوں کی جگہ نہیں لے سکتابلکہ واسطوں ہی سے فیض حاصل کرے گا یعنی فرشتہ اس پر وحی لے کر آئے گا، فرشتہ ہی اس کی حفاظت پر مامور ہوگا اور فرشتہ ہی اس کی روح قبض کرے گا۔

تیسری بات جس کا ذکر ضروری ہے یہ کہ ولایت تصرف کا اہل خدا کا وہ بندہ ہے جو نفسانی خواہشات سے پوری طرح پاک ہو چکا ہو۔

۳۲۔کیاہم ہر خیال یا نظریہ کا شرک یا توحید پر مبنی ہونا طے کر سکتے ہیں؟

کسی نظریہ یا خیال کا شرک یا توحید پر منبی ہونا ہماری پسند یا خواہش کا تابع نہیں ہے کہ ہم جسے چاہیں شرک کہہ دیں اور جسے چاہیں توحید قرار دے دیں۔جی نہیں بلکہ اس کے لئے قرآن اور دیگر دلائل کی روشنی میں واضح پیمانے ہیں۔شرک وتوحید سے متعلق اسلامی تعلیمات اس قدر اعلیٰ ارفع ہیں کہ عام لوگ وہاں تک سوچ بھی نہیں سکتے ۔کسی مسئلہ کا دیگر مسائل کی بنسبت اہم اور فوری طور پر ضروری ہونا بھی ایک بنیادی بات ہے لیکن ضروری ہونے کا معیار یہ نہیں ہے کہ فلاں مسئلہ آج کل زیادہ بیان کیا جا رہا ہے اور لوگ بھی اسی کی ضرورت محسوس کررہے ہیں ۔یہ سوچنا غلط ہے کہ ہمیشہ احساس ضرورت، ضرورت کی بنیاد پر ہی ہوتا ہے۔

۳۳۔کیاہم 'مجازی ومفروضہ اجتماعی مفاہیم' کو استعمال کر سکتے ہیں؟

مفروضہ اجتماعی مفاہیم، جنہیں ہم روز مرہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں ، ہماری اُنسیت اس بات کا باعث ہوتی ہے کہ اسلامی تعلیمات میں آمدہ الفاظ اپنے اصل معانی سے دستبردار ہوکر مجازی اور مفروضہ معانی اختیار کر لیں۔

جب ہم قربت یا نزدیکی کی لفظ کو عام اجتماعی مفاہیم سے ہٹ کے استعمال کرتے ہیں تواس کے وہی اصلی معنی مراد ہوتےہیں مثال کے طور پر اگر ہم کہیں کہ اِس پہاڑ کے قریب ایک چشمہ ہے یا ہم پہاڑ کے نزدیک پہونچ گئے تو اس سے ہماری مراد حقیقی اور اصلی قربت اور نزدیکی ہے۔یعنی حقیقت میں ہم اپنے اور پہاڑ کے درمیان کے فاصلہ کے کم یا زیادہ ہونے کو پیش نظر رکھتے ہیں اور جب یہ فاصلہ، جو کہ ایک حقیقی اور اصلی شے ہے نہ کہ مجازی اور مفروضہ، کم ہوجائے اور ہم واقعاًپہاڑ کے قریب پہونچ جائیں تب ہم قرب کی لفظ استعمال کرتے ہیں۔

٣٤۔قرب حقیقی کیا ہے ؟ اسے کیونکر حاصل کیا جا سکتا ہے؟

جو لوگ قرب حق انکار کرتے ہیں ان کے نظریہ کاماحصل یہ ہے کہ خدا کی عبادت اور اطاعت کے نتیجہ میں نہ تو خداکے بندہ کے ساتھ تعلق میں کوئی فرق آتا ہے اور یہ بات قرب حق کو ماننے والے بھی تسلیم کرتےہیں اور نہ بندہ کے خدا کے ساتھ تعلق میں ۔خدا سے حقیقی معنی میں دور یا نزدیک ہونے کے اعتبار سے عالم انسانیت کی اول شخصیت سرکار ختمی مرتبت اور فرعون وابوجہل جیسے کائنات کے شقی ترین افراد میں کوئی فرق نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ غلط فہمی خدا اور انسان خاص طور پر انسان کے بارے میں ایک خاص مادی طرز فکر کا نتیجہ ہے۔جو شخص انسان اور اس کی روح کو آب وگل پر مشتمل تودے سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتااور 'فاِذا سوّیتہ ونفخت فیہ من روحی'کے اصول کو تسلیم نہیں کرتا بلکہ اس سے

مجازی معنی مراد لیتا ہے تو ظاہر سی بات ہے وہ تو حق سے قرب حقیقی کا انکار کرے گا ہی۔

۳۵۔کون سے افراد بارگاہ الٰہی میں زیادہ مقرب ہیں؟

موجودات فطری لحاظ سے جس قدر کامل وجود(یعنی قوی اور شدید وجود) کی حامل ہوں گی اتنا ہی وجود محض اور کمال صرف یعنی ذات الٰہی سے قریب ہوں گی۔کچھ فرشتے دوسروں سے زیادہ مقرب ہیں ، کچھ حاکم ہیں جن کی اطاعت ہو رہی ہے۔بہرحال قرب وبعد کے درجات کایہ فرق خلقت اور پیدائش سے تعلق رکھتا ہے بلکہ یوں کہا جائے کہ قوس نزول سے مربوط ہے۔

۳٦۔انسان حیوانی مرحلہ سے انسانی مرحلہ میں کیونکر داخل ہو سکتا ہے؟

'انا للہ وانا الیہ راجعون' کے تحت تمام موجودات خاص طور پر انسان خدا ہی کی جانب پلٹے گا۔انسان کو چاہئے کہ اپنے وجودی درجہ اور مرتبہ کے پیش نظر اطاعت، عمل صالح، فرائض کی انجام دہی نیز اپنے انتخاب اور اختیار سے خدا کی جانب پلٹے۔خدا کی اطاعت کے ذریعہ انسان واقعاً قرب الٰہی کے درجات حاصل کر لیتا ہے یعنی حیوانی مرحلہ سے ملائکہ سے اوپر مرحلہ تک جا پہونچتا ہے۔بلندی کا یہ سفر سرکاری طور پر یکے بعد دیگرے ملنے والے عہدوں جیسا نہیں ہے، یہ مفروضہ یا مجازی نہیں ہے، اس کی مثال کسی دفتر میں معمولی کلرک کےعہدہ سے ترقی کرتے کرتے وزارت کی کرسی سنبھال لینے یا کسی پارٹی کی معمولی سی رکنیت سے پارٹی کی قیادت تک ترقی کرنے جیسی نہیں

ہے۔یہاں بلندی کی جانب سفر اور ترقی کے معنی وجود کے زینے طے کرناہے۔

۳۷۔انسان کی کتنی زندگیاں ہوتی ہیں؟ کس زندگی کے ذریعہ کمال تک پہونچا جا سکتا ہے؟

انسان کی ظاہری حیوانی زندگی کے اندر ایک روحانی زندگی ہوتی ہے۔روحانی زندگی جس کا حصول ہر شخص کے بس میں ہے انسان کے کردار اور اہداف ومقاصد کے لحاظ سے رشد ونمو کرتی ہے۔انسان کاکمال اور سعادت نیزتنزلی اور شقاوت اس کی روحانی زندگی سے تعلق رکھتی ہے جو کہ اس کے کردار، نیت اور اہداف ومقاصد سے وابستہ ہے یا یوں کہا جائے کہ اس بات سے وابستہ ہے کہ انسان اپنے اعمال وکردار کی سواری پر سوار ہو کر کس منزل کی سمت آگے بڑھ رہا ہے۔

اسلامی قوانین کی جانب توجہ ہماری انفرادی واجتماعی دنیوی زندگی فقط ایک حصہ ہے البتہ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ اسلامی قوانین ہر حال میں فلسفہ ہائے زندگی سے پر ہیں۔

۳۸۔کیا روحانیت انسان کی زندگی سے جدا ہے؟

اسلام ہر گز امور زندگی کو حقیر وغیر اہم نہیں قرار دیتا۔اسلام کی رو سے اِس دنیا میں عام زندگی گذارنے سے ہٹ کے روحانیت کا تصور نہیں ہے کسی دوسری دنیا میں ایسا ہوتو ہو اِس دنیا میں نہیں ہے۔زندگی سے ماوراء روحانیت کا اِ س دنیا سے تعلق ہی نہیں رکھتی لہٰذا اس کے بارے میں گفتگو کرنے بیکار ہے۔

۳۹۔کون سے افراد بلند ترین انسانی درجات تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں؟

وہ افراد جنہوں نے واقعاًقرب کی منزلیں سر کر لی ہیں، قرب کے بلند ترین مرتبہ پر فائز ہیں ، منبع وجود سے قریب ہوچکے ہیں ظاہر سی بات ہے انہیں اب اس مقام تک پہونچنے کے بعد جو کمالات ملنے چاہئیں وہ بھی ملیں گے۔یہی افراد انسانی کائنات پر عبور رکھتے ہیں، دوسروں کی ارواح اور ضمائر پر قبضہ کر لیتے نیز ان کے اعمال کی گواہی دیتےہیں۔

۴۰۔کیا انسان تزکیۂ نفس کے ذریعہ کمال تک رسائی حاصل کر سکتا ہے؟

بنیادی طور پر ہر موجود جو اپنے معینہ کمال کی سمت قدم بڑھائے، اپنے کمال کی کوئی منزل سر کر لے در واقع قرب حق کی راہ پر گامزن ہے۔انسان بھی ایک متحرک موجود ہے لیکن اس کے کمال تک پہونچنے کی راہ فقط آج کی زبان میں رائج " تمدن" (یعنی بس زندگی کو آسان بنانے میں مفید چند ایک علوم و فنون اور اجتماعی زندگی بہتر طور پر گذارنے کے لئے ضروری آداب اور رسومات)کے لحاظ سے ترقی کرنا نہیں ہے۔اگر انسان کو اسی حد تک سمجھا جائے تو جو ہے یہی ہے لیکن انسان کی ترقی کا ایک دوسرا رخ بھی ہے جو تزکیۂ نفس اور آخری ہدف یعنی ذات اقدس الٰہی کی معرفت سے حاصل ہوتی ہے۔

۴۱۔کیا انسان عبودیت کے ذریعہ تقرب حاصل کر سکتا ہے؟

انسان ہمیشہ سے ایسے راستہ کی تلاش میں رہا ہے جس کے ذریعہ سے اسے اپنے آپ پر اور دنیا پر قبضہ حاصل

ہوجائے۔فی الحال ہم اس پر کوئی گفتگو نہیں کریں گے کہ اس کے لئے انسان نے کیا کیا راستے اپنائے اور اسے کامیابی ملی بھی یا نہیں ۔

اسی سلسلہ کا ایک عجیب راستہ جس سے انسان تبھی فائدہ اٹھا سکتا ہے جب اس کا مقصد یہ نہ ہو یعنی مقصد طاقت کا حصول اور دنیا پر قبضہ نہ ہو بلکہ مقصد بالکل برعکس؛ تذلل، خضوع، اور نفس کی نابودی اور فنا ہو۔اسی عجیب راستہ کا نام عبودیت ہے۔

۴۲۔انسان کے قوہ خیالی سے متعلق کچھ وضاحت کیجئے؟

ہماری ایک عجیب وغریب طاقت کا نام قوہ خیالی ہے۔اسی کے ذریعہ ذہن ہرآن ایک موضوع سے دوسرے موضوع کی جانب مڑ تا ہے اور مفاہیم اور یادوں کا ایک سلسلہ قائم ہوجاتا ہے۔

یہ طاقت ہمارے اختیار میں نہیں ہے بلکہ ہم اس کے اختیار میں ہیں یہی وجہ ہے کہ ہم جتنا بھی کوشش کرلیں کہ ذہن کسی ایک موضوع پر ٹکارہے اور کسی دوسری شے کی جانب توجہ نہ کرے ممکن نہیں ہے ۔غیر اختیاری طور پر قوہ خیالی ہمیں اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر لاتا رہتا ہے۔

۴۳۔سرکار دوعالم نے ایسے افرادکے دل کوکس شے سے تشبیہ دی ہے جو قوہ خیالی کو مسخر کر لیتے ہیں؟

رسول اکرم نے اس سلسلہ میں بڑی لطیف تشبیہ دی ہے ، جو لوگ قوہ خیالی کو تسخیر کر لیں ان کے دل کی مثال

اس پری کے جیسی ہے جو صحرا میں کسی درخت میں پھنس گئی ہو اور ہرآن ہوا اسے آگے پیچھے حرکت دے رہی ہو۔فرماتے ہیں:

مثل القلب مثل ریشۃٍ فی الفلاۃ تعلقت فی اصل شجرۃ یقبلھاالریح ظھراً لبطن

٤٤۔کیا انسان ریاضت کے ذریعہ مقام قرب تک رسائی حاصل کر سکتا ہے؟

یہ کامیابی حاصل کرنے کے لئے کوئی بھی شے عبادت سے زیادہ کارآمد نہیں ہے جس کی بنیاد ہی خدا کی جانب توجہ ہے۔ریاضت کرنے والے دوسراے راستے اپناتے ہیں، زندگی کو مہمل بنا دیتے ہیں ، جسم پر ظلم کرتے ہیں اس کے بعد انہیں تھوڑا بہت کچھ مل جاتا ہے۔لیکن اسلام بغیر کسی غیرمناسب کام کے عبادت کے ذریعہ انسان کو نتیجہ تک پہونچا دیتا ہے۔

٤٥۔کیا روح جسم سے وابستہ نہ رہ کر بھی زندہ رہ سکتی ہے؟

روح اور جسم ایک دوسرے کے محتاج ہیں ۔جسم کی حیات روح سے ہے، روح جسم کی محافظ اور اس کی "صورت" ہے۔روح کااگر جسم کا نظام چلانا چھوڑ دے اور اس طرح جسم سے تعلق ختم کرلے تو جسم خراب ہوجائے گا۔دوسری جانب روح کو بھی اپنی سرگرمیاں جاری رکھنے کے لئے جسم کی ضرورت ہے۔بغیر اعضاء وجوارح نیز جسمانی آلات کا استعمال کئے روح کچھ بھی کرنے پر قادر نہیں ہے۔روح کے جسم سے بے نیاز ہونے کے معنی یہ ہیں کہ

کچھ ایک کام ہیں جنہیں یہ جسم کو کام میں نہ لائے انجام دے سکتی ہے۔

٤٦۔معجزہ کے سلسلہ میں کچھ وضاحت کیجئے؟

کسی بھی آسمانی دین پر ایمان لانے کے معنی معجزہ اور غیر معمولی (خارق العادہ) امور پر ایمان لانا ہے۔مثال کے طور پر کوئی مسلمان ہو، قرآن پر ایمان رکھتا ہو لیکن معجزہ کو نہ مانتا ہو یہ ممکن نہیں ہے۔حکمت الٰہی اسلامی میں مسئلہ اعجاز حل شدہ ہے اب اس کا جائزہ لینے کے لئے بہت کچھ مقدمتاً ذکرکرنا پڑے گا۔

٤٧۔کیا معجزہ براہ راست وقوع پذیر ہوتا ہے یا بالواسطہ طورپر؟

کچھ کا خیال ہے کہ معجزہ کے سلسلہ میں خودصاحب اعجاز یااس کے ارادہ کا کوئی دخل نہیں ہوتابلکہ اس کا کردار بس پردۂ سیمیں کے جیسا ہے۔اس طرح معجزہ خداوند متعال براہ راست وجود میں لاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی امر اعجاز کی حد تک پہونچ جائے تب وہ کسی بھی انسان کے اختیار میں نہیں ہوتا چاہے اس کا رتبہ اور مقام کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔لہٰذاکسی معجزہ کے وقوع پذیر ہونے کی صورت میں کوئی انسان کائنات کا نظام نہیں بدلتا بلکہ خود ذات خداوند براہ راست بغیر انسان کے ارادہ کی دخالت کے نظام کائنات میں تبدیلی لاتی ہے۔

۴۸۔کون سی شے خدا کے نزدیک محبوبیت کا باعث بنتی ہے؟

عبادت خدا سے قریب ہونے اور خدا سے قریب ہونا اس کے نزدیک محبوب ہونے کا باعث ہے مطلب یہ کہ عبادت کے ذریعہ انسان خدا سے نزدیک ہوجاتا ہے پھر یہ قربت اسے خدا کی خاص عنایات کے قابل بنا دیتی ہے، اس کے کان ، آنکھیں اور زبان ربانی وحقانی ہوجاتی ہے، اب وہ خدا کی قدرت سے سنتا، دیکھتا، بولتا اور حملہ کرتا ہے، اس کی دعا مستجاب اور درخواست پوری ہوجاتی ہے۔

۴۹۔شیعہ مسلک مطابق کون سی شے انسان کو حقیقی معنی میں انسان بناتی ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ شیعہ مسلک کی بنیادیں ایسی ہیں جو اسے دیگر مسالک سے جد کرتی اور اپنے پیروکاروں کو ایک خاص فکر سے نوازتی ہیں۔

انسان کے سلسلہ میں ہمارے مسلک کے پاس ایک خاص نظریہ ہے؛ انسان انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کا حامل ہے (جس کاقدرے ہم تذکرہ کر چکے ہیں) اور زمین کبھی بھی ایسی کامل انسان کے وجود سے محروم نہیں ہو سکتی جس کی تمام صلاحیتیں بروئے کار لائی جا چکی ہوں اور اس سلسلہ کی آخری منزل پر ہو۔ دوسری جانب ہماری مسلک کے نزدیک عبودیت ہی مرتبۂ انسانیت تک پہونچنے کا واحد راستہ ہے جوکہ ولی خدا، حجت خدا اور انسان کامل کی قیادت میں ہی پوری طرح طے کیا جا سکتا ہے۔

۵۰۔کیا مذہب کو سیاست سے الگ کیا جا سکتا ہے؟
انسانیت کیلئے مذہب اور سیاست کی علاحدگی سے بڑھ کر کوئی شے بری اور منحوس نہیں ہے ۔یہی جدائی انسانیت کے اجتماعی توازن میں مخل ہوتی ہے۔

قدیم اور جدید دونوں قسم کی دنیا ایک موڑ پر عدم توازن کا شکار ہوتی رہی ہے، اپنا توازن کھوتی رہی ہے۔پہلے لوگ مذہب اور دین کو علم سے دور ہوکر تلاش کرتے تھے ۔قدیم دنیا کی یہ عام بیماری تھی۔اسی طرح آج کی دنیا کی سب سے بڑی بیماری یہ ہے کہ کچھ لوگ دین کو چھوڑ فقط علم اور سائنس کے پیچھے لگ گئے ہیں۔

۵۱۔عام طورپر انسان کی گمراہی کی وجہ کیا ہوتی ہے؟
آج کے دور میں بنی نوع انسان کی زیادہ تر گمراہیوں کی وجہ علم کو ایمان سے الگ سمجھنا ہے[۱]۔خوشبختی وسعادت تبھی انسان کے سر پر سایہ فگن ہوگی جب وہ یہ سمجھ جائے گا کہ اسے اِن دونوں مقدس چیزوں کی ضرورت ہے، یہ سمجھ جائے گا کہ وہ ایک پرندہ ہے لہٰذا اسے پرواز کیلئےایمان اور علم کی صورت میں دوپرچاہئیں۔میں نے اسی لئے عرض کیا تھا کہ ہماری ایسوسی ایشن کی مثال خال خال ہی ملتی ہے اس لئے کہ یہ اس مقدس اتحاد کی علامت ہے۔

---

[۱] Saparation of faith and science

۵۲۔براہ کرم وضاحت فرمائیے کہ قرآن کریم لفظ 'رشد' کس معنی میں استعمال ہوا ہے؟
لفظ رشد قرآن کریم سے مأخوذ ہے۔

قرآن کریم نے ان مالدار بچوں کے سلسلہ میں لفظ استعمال کی ہے جن کا کوئی سرپرست نہیں ہے؛ ارشادہے:

"وہ یتیم جو اپنا سرپرست کھو بیٹھے ہیں اگر ان کے پاس مال و دولت ہے تو ان کے بالغ ہونے تک نظارت کرتے رہئے اور تب تک ان کا پیسہ انکے ہاتھ میں نہ دیجئے"۔

۵۳۔کیا شریعت کی روسے شادی کے لئے بالغ وعاقل ہوناکافی ہے؟
فقہ میں شادی کے سلسلہ میں بھی اسی طرح کا ذکر ہے۔اسلامی فقہ یہ بات واضح اور طے شدہ ہے کہ شادی کے لئے فقط بلوغ وعقل کافی نہیں ہے، لڑکامحض بالغ وعاقل ہونے کی بنا پر کسی لڑکی سے شادی کرلینے کا حق نہیں رکھتا۔سی طرح لڑکی بھی بالغ وعاقل ہونا شادی کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ دونوں کے لئے رشد کی بھی شرط ہے۔

۵۴۔رشد سے کیا مرادہے ؟ ہم کیسے سمجھیں گے کہ فلاں شخص رشید ہے؟
اگر ہم عام معنی میں لفظ رشد کی تعریف کریں یعنی ایسی تعریف جس میں ہر قسم کا رشد شامل ہے تو ہم کہیں گے :

رشد یعنی انسان میں اتنی صلاحیت پیدا ہوجائے اور اس بات کا اہل ہو جائے کہ اپنے پاس موجود مادی وروحانی سرمایہ اور وسائل کا انتظام سبنھال سکے، ان کی حفاظت کر سکے

اور ان سے کماحقہ فائدہ اٹھا سکے۔مطلب یہ کہ اگر کوئی شخص زندگی کے کسی شعبہ کا انتظام چلانے، اس کی حفاظت کرنے نیز اس سے مستفید ہونےکی صلاحیت پیدا کرلے وہ اُس شعبہ اور اس کام کے سلسلہ میں رشید ہے اب وہ کچھ بھی ہو کوئی بھی ایسی شے ہو سکتی ہے جو زندگی کا وسیلہ او سرمایہ شمار ہو۔

۵۵۔کیا سرمایہ سے مراد صرف مال ودولت ہے؟

سرمایہ سے مراد صرف مال ودولت نہیں ہے ۔جو شخص شادی کرتا ہے اس کے لئے خود شادی، بیوی ، بچے، گھربارزندگی کے وسائل اور سرمائے ہیں اسی طرح اگر عورت ہے تو اس کے لئے شوہر اس کا سرمایہ ہے۔

۵۶۔کیا رشد فقط انفرادی ہوتا ہے؟

رشد کا تعلق افراد سے نہیں ہے بلکہ کچھ قومی سرمائے بھی ہوتے ہیں جیسے ثقافتی ورثے، سبزہ اور جنگلات جیسے قدرتی وسائل، قوت افرادی وغیرہ۔قومی رشد کے معنی یہ ہوں گے کہ قوم کے اندر یہ صلاحیت پیدا ہوجائے کہ وہ اپنے سرمایہ اور قدرتی وسائل کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ان سے کماحقہ مستفید ہو سکے۔جتنی اس کے اندر انتظامی اور استعمال کی صلاحیت ہوگی اتنی وہ رشید ہوگی۔

۵۷۔کیا قیادت اور ادارت کے لئے بھی رشد لازم ہے؟

قیادت اور ادارت، جو کہ گفتگو کااصل موضوع ہے، کے لئے بھی ایک قسم کارشد درکار ہے اس لئے کہ قیادت مراد

در واقع قوت افرادی کو یکجا کرنے اور اسے صحیح ڈھنگ سے کام میں لانے کے ہیں۔

۵۸۔رشید اور غیر رشید انسانوں کا فرق واضح کیجئے؟

آئی، کیو، فہم، صلاحیت اور حافظہ کے لحاظ سے لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہوتےہیں ۔رشید افراد اپنے حافظہ سے خوب فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن جو لوگ رشید نہیں ہوتے ممکن ہے ان کا حافظہ بہت مضبوط ہو لیکن اس سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔غیر رشید آدمی سمجھتا ہے کہ حافظہ اور یادداشت اسٹور روم جس میں کچھ نہ کچھ بھرتے ہی چلے جاؤ جیسے اسٹور روم میں جب آپ جائیں گے تو آپ کو مختلف چیزیں نظر آئیں گی؛ کہیں لوہے کا ٹکڑا پڑا ہوگا، کہیں ٹوٹی میز ہوگی اور کہیں ٹوٹی کرسی۔

۵۹۔کیا رشید افراد کا حافظہ اور یادداشت زیادہ مضبوط ہوتا ہے؟

رشید آدمی اپنے حافظہ سے فائدہ اٹھانے کے سلسلہ میں باریک بینی اختیار کرتا ہے جس میں سب سے پہلا کام انتخاب ہے۔ یعنی وہ اپنی یادداشت کو مقدس سمجھتا ہے لہٰذا 'بھرے چلے جاؤ' پر عمل کے لئے تیار نہیں ہوتا، حساب لگاتا ہے کہ کیا جاننا اور یادداشت میں محفوظ کرنا اس کے لئے مفید اور کیا غیر مفید ہے۔

پھر جوچیزیں مفید ہیں ان کی بھی اہمیت کے لحاظ سے بالترتیب فہرست بناتا ہے پھر درجہ بدرجہ انہیں اپنی یادداشت کی سپرد کر دیتا ہے ۔جب آپ کسی امانتدار کے پس کوئی امانت رکھتے ہیں توخوب غوروفکر کرکے اسی طرح

وہ بھی باریک بینی کے ساتھ مطلوبہ معلومات کو ذہن میں وارد کرکے یادداشت کے حوالہ کر دیتا ہے۔

٦٠۔رشید انسان کس طرح مطلوبہ مواد ذہن میں ذخیرہ کرتا ہے؟

رشید شخص سب سے پہلے وہ مواد اور کتابیں فراہم کرتا ہے جن کے اسے ضرورت ہوتی ہے پھر ان کا باربار مطالعہ ، انہیں مختلف حصوں میں تقسیم اور ان کا خلاصہ کرتا ہے۔خلاصہ کو ذہن نشین کرکے حافظہ کے سپرد کر دیتا ہے اس کے بعد دوسرے موضوع کا رخ کر لیتا ہے۔ایسے شخص کا اگر حافظہ کمزور بھی ہو تب بھی اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا لے گا گویا اس کے پاس ایک باقاعدہ کتب خانہ ہے جس میں منظم الماریاں اور ان کے خانے ہیں۔

٦١۔ہم کیونکر بہتر بااثر عبادت کرسکتےہیں؟

عام طور پو لوگ سوچتے ہیں کہ چونکہ عبادت اچھی چیز ہے لہٰذا جتنی زیادہ اتنی اچھی لیکن یہ نہیں سوچتے کہ عبادت کا اثر تبھی ہوتا ہے جب وہ روح میں سما جائے اور روح کو اس سے بھر پور غذا مل جائے۔جس طرح اچھا کھانے کے معنی زیادہ کھانا نہیں اسی طرح اچھی عبادت کے معنی زیادہ عبادت کرنا نہیں ہے۔عبادت حوصلہ اور شادابی روح کے ساتھ ہونی چاہئے۔

۶۲۔کیاانسان کے لئے عبادت کی کوئی حد ہے؟

عبادت کے لئے انسان کے پاس محدود طاقت ہے جب عبادت شروع کرتا ہے تو ولولہ کے ساتھ لیکن کچھ عرصہ بعد اسکا جسم تھک جاتا ہے تو اس کے روح کی شادابی بھی جاتی رہتی ہے اور زبردستی کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے جیسے ناپسند کھانا زبردستی کھانے سے جسم قے یا کسی دوسرے ذریعہ سے اسے اپنے سے خارج کردیتا ہے(اسی طرح حد سے زیادہ عبادت پر روح کا رد عمل میں بھی مناسب نہیں ہوتا) لیکن اگر کھاناالذید اور پسندیدہ ہوتو جسم اسے جذب کر لیتا ہے۔

۶۳۔کیا عبادت کے لئےکسی خاص مکانیزم کی ضرورت ہے؟

بالکل ! عبادت اور اس کے فوائد حاصل کرنے بھی ایک قاعدہ قانون یا یوں کہا جائے کہ ایک میکانزم ہے جس کا تعلق اس بات سےہے کہ انسان اپنی ذات کو کتنی اچھی طرح ایڈمنسٹریٹ کرتا ہے، اپنے آپ اور اپنے جذبات، احساسات، خواہشات اور دل کانظام کیسے چلاتا ہے۔دل، احساسات اور جذبات کو سب سے زیادہ بہتر انتظام کی ضرورت ہے۔

۶۴۔نبوت اور امامت میں کیا فرق ہے؟

امامت کے مفہوم کو پوری طرح ادا کرنے والی لفظ "قیادت " ہے۔نبوت اور امامت میں فرق یہ ہے کہ نبوت رہنمائی اور امامت قیادت کا نام ہے۔

نبوت پیغام رسانی، خبر کی ترسیل، اطلاع دینے، اتمام حجت اور رہنمائی کا نام ہے۔رہنما کا کام راستہ دکھانا ہے؛ اس سے زیادہ اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے لیکن انسان کو رہنمائی کے ساتھ ساتھ قیادت کی بھی ضرورت ہے یعنی ایسے افراد، گروہ اور ادارہ کی ضرورت ہے جو اس کی طاقتیں یکجا کرکے اسے حرکت میں لائیں، اور انہیں منظم کریں۔

٦٥۔کیا مشرکانہ عقائد سے جنگ انسان کا فرض ہے؟

جواب نامکمل ہے ۔ابراہیم بھی ان انبیاء میں سے ہیں جن کی زندگی میں عجیب وغریب واقعات پیش آتے رہے ہیں۔آپ طرح طرح کی آزمائشوں اور امتحانات کے مراحل سے کامیابی وکامرانی کے ساتھ گذر گئے۔بابل کی قوم میں نبی بناکر بھیجے گئے جہاں آپ اپنی قوم پر حاکم مشرکانہ اور پست عقائد کا ثابت قدمی سے مقابلہ کرتے رہے۔بڑے بت کو چھوڑ کر سب بت توڑ دیے اور بت شکن کلہاڑی بڑے والے بت کی گردن میں آویزاں کر دی تاکہ یہ دکھایا جاسکے کہ بت آپس میں لڑ پڑے تھے تو بڑے والے بت نے ان سب کا یہ حال کر دیا ہے۔

٦٦۔احکام وفرامین الٰہی کے سامنے سرتسلیم خم کرنے سے متعلق کچھ وضاحت کیجئے؟

خدا کی جانب سے ندا آئی کہ اے ابراہیم! تم ایک کام کردیاہے اور ہم نے بھی تم سے یہی چاہاتھا۔ہم نے بھی تم

سے اسی قدر سرتسلیم خم کرنے کا مطالبہ کیا تھا، ہم تمہارے بیٹے کو مارنا نہیں چاہتے تھے۔

ابراہیم نے جب یہ ساری منزلیں سر کر لیں اور تب ان سے کہاگیا کہ اب تم امامت وقیادت کی ذمہ داری سنبھالنے کے اہل ہو، آپ نبوت ورسالت کا مرحلہ طے کرنے کے بعد امام ہوئے۔

٦٧۔خدا کی جانب سے انسان کو عطا کیا جانے والے سب سے بڑا منصب کون سا ہے؟

روحانی والٰہی نیز اجتماعی وسماجی لحاظ سےانسانیت کی امامت وقیادت وہ سب سے بڑا عہدہ ہے جو خدا کی جانب سے کسی انسان کو سونپا جاتا ہے ، خدا کی جانب سے کسی انسان کے سینہ پرلگنے والا اس نام کا میڈل کائنات کا سب سے بڑا میڈل ہے۔ابراہیم نبی بھی تھے اور امام بھی، اسی لئے اپنی قوم کی قیادت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے تھے۔

٦٨۔اسلام کی نظر میں امامت کا مفہوم کیا ہے؟

بزرگ انبیاء کے پاس منصب نبوت بھی تھا اور منصب امامت بھی لیکن دیگر انبیاء کے پس فقط نبوت تھی۔ اسی طرح ائمہ طاہرین کے پاس امامت وقیادت تھی لیکن نبوت یعنی کسی نئی رہنمائی کی ذمہ داری نہیں تھی اس لئے کہ راستہ وہی ہے جو سرکار ختمی مرتبت دکھا کے چلے گئے۔ائمہ علیہم السلام کا کام خدا کی جانب سے آنحضرت

کے بتائے ہوئے راستہ پر لوگوں کو چلانا ہے، انہیں یکجا کرتے اور آگے بڑھاتے ہیں۔اسلام میں امامت سے مراد یہی ہے۔

۶۹۔کیا فطری خواہشات(غرائز) کے لحاظ سے انسان اور حیوان برابر ہیں؟

انسان کی جنس اگرچہ حیوان ہی ہے لیکن اس کی اور حیوان کی خواہشات میں فرق ہے یعنی اس کی خواہشات حیوان کی بنسبت کم شدید ہیں۔حیوانوں کے اندر فطری خواہشات(غرائز) کا ایک سلسلہ ہے جسے الگ سے کسی انتظام اورہدایت کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ غریزہ کا کام ہی اپنا راستہ خود بنانا ہے۔

۷۰۔کیا غریزہ انسان کی رہبری کر سکتا ہے؟

انسان کے اندر دنیا میں سب سے زیادہ طاقتیں اور صلاحیتیں ہیں اگر غرائز کے ذریعہ اسے راستہ دکھایاجانا مقصود ہوتا تو اس میں حیوان سے سو گنا زیادہ غرائز ہوتے جبکہ ایسے غرائز جو اندرونی طور پر اس کی رہبری کریں انتہائی کمزور ہیں لہٰذا اسے باہر سے رہبری اور ہدایت درکارہے۔

۷۱۔براہ کرم یہ بتائیے کہ کیا انسان کو اپنی صلاحیتیں اور طاقتیں استعمال کرنے کے لئے کچھ خاص قوانین کی رعایت کرنا پڑے گی؟

انسان ایک ایسی موجود ہے جس کے اندر صلاحیتوں اور طاقتوں کا ایک سلسلہ ہے لیکن اسے ہدایت، رہبری، قائد اور قیادت کی ضرورت ہے۔

یہ ایسی موجود ہے جسے اپنی صلاحیتوں صحیح راہ دکھانے اور انہیں بروئے کار لانے کے لئے انتہائی باریک اور ظریف قوانین کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت ہے ۔ان قوانین کا جان لینا دلوں پر تسلط اور انسانوں پر اختیار کی کنجی ہے۔

۷۲۔اسلامی معاشرہ میں مسلمانوں کے دلوں اور روحوں کو کسی امر کی جانب ابھارنے کا کام کس کا ہے؟

اسلام کی نظر میں قائد ہی وہ شخص ہے (چونکہ قائد ہے اور اسلامی سماج کی مرکزی ترین شخصیت) جسے روحوں پر حکومت کرنا ہے، روح کی ضروریات پوری کرنا ہے نیز مسلمانوں کے دلوں اور روحوں کو کسی امر کی جانب ابھارنا ہے۔قائد ذمہ داریاں دوسروں سے زیادہ ہیں۔البتہ خود قائد کےپاس اگر کوئی اور منصب بھی ہے تو اُس عہدہ کے لحاظ سے اس پر مذکورہ خاص ذمہ داریاں عائد نہیں ہوں گی۔

۷۳۔کیا جملہ ائمہ طاہرین علیھم السلام ایک ہی جیسا لباس زیب تن کرتے تھے؟

امام جعفرصادق علیہ السلام نے فرمایا: اگر آج تم مجھے اچھے لباس میں دیکہ رہے ہو (اور یہ سوچ رہے ہو کہ) رسول خد اور علی علیہ السلام ایسا لباس نہیں پہنتے تھے (توسنوکہ) ان کا زمانہ اور تھا میرا زمانہ اور ہے۔آج لوگوں کا معیار زندگی اُس دور سے مختلف ہے۔

۷٤۔قیادت انسان کے جسم سے متعلق ہے یا روح سے؟

مسئلہ قیادت کا تعلق انسان کی روح سے ہے۔کسی چیز کے سلسلہ میں مسلمانوں کے دلوں اور روحوں کا تعاون لینااور اسی طرح ان کے دلوں اور روحوں کو کسی مقدس ہدف کی سمت گامزن کر دینا غیر معمولی مہارت اور کمال کا طالب ہے۔یہ ہرکس وناکس کا کام نہیں ہے۔

۷۵۔اسلام کے مثالی قائد کا تعارف کرائیے؟

لاجواب قیادت اور دلوں پر حیرت انگیز تسلط ہمیں حضرت حسین ابن علی علیہماالسلام کے واقعہ میں ملتا ہے۔یہ بہتر ہستیاں ایسی ہیں دنیا میں نہ تو ان کے قائد کی قیادت کی کوئی مثال ہے اور نہ اس کی اطاعت کی۔باوجود اس کے قائد روز اول ہی یہ اعلان کر دیتا ہے کہ ہم اس راہ میں قتل کر دیے جائیں گے لیکن اہل اور لائق افراد اس کا ساتہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہوتے (قیادت کا اثر)۔آپ نے ایسے جاں نثار تیار کئے جنہوں نے قسم کھاکے کہا کہ "ہماری جان اس

لائق کہاں جو آپ پر فدا ہوجائے"، کہنے لگے "خدا کی قسم ہم چاہتے تھے کہ ہزار بار قتل کئے جاتے اور ہزار بار زندہ کئے جاتے تاکہ آپ پر (ہزار بار) جان نچھاور کرتے اور عمل سے اپنی قول کی سچائی ثابت کردی۔

۷۶۔مذہب کے بارے میں ویل ڈورینٹ کا کیا کہنا ہے؟

ویل ڈورینٹ جو خود لامذہب ہے 'تاریخ کے اسباق' نامی کتاب میں جب تاریخ اور مذہب کے موضوع پر آتا ہے تو تعصب سے کہتا ہے "مذہب میں سو عدد جانیں ہیں ۔جو چیز ایک بار مرتی ہے ہمیشہ کے لئے مرجاتی ہے لیکن مذہب سو بار بھی مرکے زندہ ہو جائے گا۔

۷۷۔معاشرتی اصولوں کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟

معاشرتی اصول جب تک قائم ہیں انہیں انسانی ضروریات سے ہماہنگ ہونا چاہئے مطلب یہ کہ یا تو وہ اصول خود انسان کو مطلوب اور ایک ضرورت ہوں یا یہ کہ انسان کی دیگر ضروریات پوری کررہے ہوں۔یعنی یا انسان کو خود ان کی ضرورت ہو اس کی فطرت اور اس کا غریزہ انہیں چاہ رہا ہو یا یہ کہ ایسے امور ہوں جو خود تو انسان کو مطلوب نہ ہوں نہ ہی اس کی فطرت تقاضا ہوں لیکن اس کی اولین ضروریات اور حاجات پوری کرنے کا ذریعہ ہوں۔

۷۸۔انسان کی ضروریات کی کتنی قسمیں ہیں جنہیں وہ حاصل کرنا چاہتا ہے؟

انسان کی ضروریات دو طرح کی ہیں فطری وغیر فطی (عادت پر مبنی)۔

فطری ضروریات وہ ہیں جو خود انسان کی فطرت کا تقاضا ہیں ، بہت سی ایسی چیزیں ہیں جنہیں ہر انسان، انسان ہونے کے ناطے چاہتا ہے اس کے پیچھے راز کیا ہے اسے کشف کرنے کا ابھی تک کسی نے دعویٰ نہیں کیاہے۔

۷۹۔وضاحت فرمائیے کہ غیرفطری امور باقی رہتے ہیں یا ختم ہوجاتے ہیں؟

(اسلامی)فلاسفہ ایک قانون بتاتے ہیں کہ 'القسرلایدوم' یعنی غیر فطری شے باقی نہیں رہتی صرف فطری امر ہے باقی رہتا ہے۔

القسر لایدوم کا مخالف مفہوم[1] یہ ہے کہ فطری امر باقی رہتا ہے، باقی رہ سکتا ہے(لیکن غیر فطری شے باقی نہیں رہتی)۔

[1] منطقی اور اصولی لحاظ سے کچھ جملوں کا ان کے ظاہری واضح مطلب کے علاوہ ایک اور مفہوم بھی ہوتا ہے جو اس ظاہری مطلب کے برعکس ہوتا ہے ظاہری مراد کو منطوق یا مفہوم موافق اور برعکس اخذ ہونے والے نتیجہ کو مفہوم مخالف یا فقط مفہوم (منطوق کے مقابلہ میں) کہا جاتا ہے مثلاً 'فطرت بدلتی نہیں' اس کا منطوق یا مفہوم موافق یہی ہے جو آپ اس سے سمجھے ہیں لیکن اگر مبتداوخبر یا مسند الیہ اور مسند دنونں کا نقیض بنا لیا جائے مذکورہ جملہ سے ہم یہ نتیجہ اخذ کریں گے کہ 'جوفطرت نہیں وہ بدل سکتی ہے' تو اس طرح یہ گذشتہ جملہ کا مفہوم یا مفہوم مخالف ہے۔اسی طرح القسر لایدوم قسر یعنی وہ چیز جو انسان کی فطرت نہیں عادت

۸۰۔انسان کی کتنی ضروریات مذہب کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہیں؟

ہمیں یہ ماننا ہوگا کہ انسان کی کچھ ضروریات ایسی ہیں جو مذہب کے علاوہ کسی اور شے سے پوری نہیں ہو سکتیں وگرنہ اگر دنیا میں کوئی ایسی چیز ہوتی جو مذہب ہی کی طرح یا اس سے بہتران ضروریات کو پورا کر سکتی ہو جن کو مذہب پورا کررہا ہے تو مذہب مٹ جاتاخاص طور پراگر اس سے بہترکوئی شے مل جاتی۔

۸۱۔مذہب کس طرح پائدار اور باقی رہ سکتا ہے؟

مذہب تبھی باقی رہ سکتا ہے جب یا تو انسان کی ضرورت ہو یا ضروریات پوری کرنے والا اور وہ بھی ایسی ضروریات پوری کرنے والا جنہیں اس کے علاوہ کوئی دوسری شے پوری نہ کر سکے۔

۸۲۔خدا نے انبیاء کیوں بھیجے؟

حضرت علی علیہ السلام انبیاء کا یوں تعارف کراتے ہیں:

"خدا نے یکے بعد دیگرے انبیاء اس لئے بھیجے تاکہ لوگوں سے اس عہد کی وفا چاہیں جو انہوں نے فطری طور پر کر رکھا ہے۔لوگوں سے کہیں کہ وہ اس عہد کو پورا کریں جوزبان سے ادائیگی اور صفحہ قرطاس پر لکھنے کے

ہے خود سے اختیار کی گئی ہے تو کہا گیا کہ ایسی چیز باقی نہیں رہتی تو یہاں بھی مبتدا وخبر دونوں کا نقیض سے یہ نتیجہ اخذ کیا جائے گا جو شے فطرت ہے وہ بدلے گی نہیں۔

بجائے دل پر لکھا گیا،جسے وجود اور فطرت کی گہرائیوں میں اتارا گیا، جسےقلم خلقت نے انسانی ضمیراور باطنی شعور کی تہوں پر لکھا، اس عہد سے وفا کریں".

۸۳۔دین کے عالم وجود میں آنے کی وجہ کیا ہے؟

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ انسان کی جہالت دین کے عالم وجود میں آنے کی وجہ کیا ہے۔انسان نے واقعات عالم کے اسباب تلاش کرنا چاہے جب مقصد میں کامیاب نہ ہوا تو اس نے ماروائے طبیعت اسباب وعلل فرض کر لئے۔

کچھ دوسروں نے کہا کہ مذہب کی جانب انسان کے میلان کا سبب انسان کی ڈسپلن اور قیام انصاف کی خواہش ہے؛ جب اسےدنیا میں ناانصافیاں دکھائی دیں تو اپنے دل کی تسکین کے لئے مذہب ایجاد کر لیا۔

۸٤۔مارکسسٹ مذہب کے سلسلہ میں کیا کہتے ہیں؟

کچھ لوگوں نے مذہب کے عالم وجود میں آنے کی ایک اور وجہ ڈھونڈھ نکالی اور وہ یہ کہ یہ طبقاتی نظام کے حامل سماج میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔یہ مارکسسٹ لوگوں کا نظریہ ہے۔

۸۵۔کیا علم[1] مذہب کی بربادی کا باعث ہے؟

دیگر مفروضہ پیش کرنے والوں نے کہا کہ سائنس مذہب کی جگہ لے لے گی جب سائنس آاور علم آجائے گا تو مذہب اپنے آپ ختم ہو جائے گا۔لیکن مارکسسزم کا مفروضہ سائنس کو مذہب کا خاتمہ نہیں مانتا انہوں نے جب دیکھا کہ سائنس کی آمد کے بعد بھی مذہب اپنی جگہ باقی ہے اور پاسٹور جیسے بڑے بڑے سائنسدانوں نے مذہب کے سامنے ہتھیار ڈال دیے توکہنے لگے کہ نہیں سائنس مذہب کے خاتمہ کا نام نہیں ہے، مذہب جہالت یا خوف کی پیداوار نہیں ہے بلکہ انسان فطری طور پرنظم وضبط اور قیام انصاف چاہتا ہے۔

مذہب محکوم طبقہ کے مقابلہ میں حاکم طبقہ کی ایجاد ہے۔

۸۶۔تو مارکسسزم نظریہ کے مطابق مذہب کو راستہ سے ہٹانے کے لئے کیا کرنا ہوگا؟

جب تک طبقاتی نظام رہے گا چاہے جتنا اچھا کیوں نہ ہو مذہب رہے گالہٰذا اشتراکیت پرمبنی سماج قائم کرو، طبقات ختم کردو جب طبقات ختم ہوجائیں گے مذہب اپنے آپ مٹ جائےگا۔حقیقت یہ ہے کہ مذہب ایک ہتھیاراور ایک جال ہے جو حاکم طبقہ نے بچھا رکھا ہے لہٰذا اس طبقہ ہی کو مٹا دو اس کا ہتھیار خود بخود کند ہوجائے گا۔خلاصہ یہ کہ مکمل مساوات قائم کردو مذہب ختم ہو جائےگا۔

---

[1]۔ ماڈرن سائنس

۸۷۔پیدائش مذہب کے سلسلہ میں کسی اور نظریہ پر بھی روشنی ڈالئے؟

ایک شخص[1] نے کہاکہ مذہب نہ تو خوف کے نتیجہ میں وجود میں آیا ہے، نہ جہالت کی پیداوار ہے، نہ نظم وضبط کی عدم موجودگی پر ردعمل اور نہ ہی طبقاتی امتیاز حاصل کرنے کا ہتھیار ہے۔یہ شخص معاشرہ کی ہر شے کا جنسیات کی بنیادپر تجزیہ کرتا تھا نتیجتاًاس نے مذہب کا بھی اسی طرح کاتجزیہ کرتے ہوئے کہا کہ جنسی خواہشات محرومیت کا شکار رہنے کے باعث انسان کے جذبات سرد ہوکر لاشعور میں منتقل ہو جاتے ہیں۔وہاں سے پھر انہیں سماج کی قید باہر نہیں آنے دیتی لیکن یہ خاموش ہوکر نہیں بیٹھتے کسی نہ کسی شکل میں سامنے آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اخلاق اور علم وسائنس بھی اسی کا نتیجہ ہیں۔

۸۸۔کیا جنسی آزادی سے مذہب مٹ جائے گا؟

تو اس کا کہنا تھا کہ مکمل طور پر جنسی آزادی دے دی جائے، نہ کوئی پابندی ہو اور نہ کوئی محروم بس اسی صورت میں مذہب کا خاتمہ ہو گا۔

لیکن کچھ ہی عرصہ بعد فروئیڈ اپنے نظریہ سے پھر گیا، اس کے شاگردوں نے بھی اس کانظریہ نہیں مانا۔یہیں سے مذہب کے تقاضائے فطرت ہونے کا نظریہ سامنے آیا۔

---

[1] ۔فروئیڈ

۸۹.کیا مذہب انسان کی لاشعوری فطرت سے معرض وجود میں آیا ہے؟

مذہب کے فطری ہونے کے سلسلہ میں کئی طرح کے نظریات ہیں؛ ایک نظریہ فروئیڈ ہی کے شاگرد یونگ کاہے اس کا کہنا ہےکہ مسٹر فروئیڈ کا یہ کہنا تو صحیح ہے کہ مذہب انسان کے لاشعور سے معرض وجود میں آتا ہے لیکن یہ کہنا بے بنیاد ہے کہ لاشعور ی عناصر خفتہ جنسی خواہشات کا نام ہے۔

۹۰.دعا کی حقیقت کے سلسلہ میں الیکس کارل کا کیا نظریہ ہے؟

الیکس کارل فرانس کے مشہور سرجن اور فیزیولوجسٹ تھے جو بعد میں امریکہ جا کر بس گئے۔'انسان؛ ناشناختہ موجود' نامی نہایت دلچسپ اور پر مغز کتاب انہیں کی تخلیق ہے۔ایک بار انہیں نوبیل انعام بھی مل چکا ہے۔انہوں نے ہی دعا پر ایک کتاب لکھی ہے جس کا فارسی میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے جس میں وہ کہتے ہیں "دعا انسان کی اعلیٰ ترین روحانی کیفیت ہے جس میں در واقع انسان کی روح خدا کی جانب پرواز کرتی ہے"۔

۹۱.کیا مذہب کی طرف رجحان کا سبب ہر طبقہ میں ایک ہی ہوتا ہے؟

اس مقام پرآئن اسٹائن مذہب اور مذہب کے سلسلہ میں علم وہنرکے فرائض سے متعلق اپنا نظریہ بیان کرتا ہے۔

اس دانشور کا کہنا ہے کہ مذہب کی جانب لے جانے والے احساسات مختلف ہو سکتے ہیں، ہر طبقہ کے مذہب کی جانب توجہ کرنے کی وجہ ایک ہی نہیں ہو سکتی۔

ایک عام آدمی کے لئے خوف، موت کا خوف، بھوک کا خوف، جنگلی جانور یا بیماری وغیرہ کا خوف مذہب اختیار کرنے کی وجہ ہو سکتا ہے ۔ایک بدو ذہنی طور پر اپنے لئے کئی ایک ہی طرح کی موجودات تخلیق کرتا ہے پھر سوچتا ہے ان کے غصہ اور ناراضگی سے کیونکر بچا جائے۔اس طرح کے مذہب کو خوف کا مذہب کہنا چاہئے۔اس مذہب اصل خدا کی عبادت نہیں ہوتی بلکہ ایک طرح کی بت پرستی ہی ہوتی ہے۔

۹۲۔عشق اور احساس آفرینش کے سلسلہ میں مولانا روم کیا کہتے ہیں؟

ہمارے مولانا روم نے آئن اسٹائن سے سات صدی قبل اِس عشق واحساس سے متعلق جسے آئن اسٹائن احساس آفرینش کہتا ہے بہترین اشعار کہے ہیں:

جزء ہا را رویہا سوی کل است

بلبلان را عشق روی گل است

آنچہ از دریا بہ دریا می رود
از ہمانجا آمدآنجا می رود

از سرکہ سیلہای تندور

۹۳۔کیا سب منکرین مذہب کے نزدیک مذہب کے وجود میں آنے کی وجہ ایک ہی ہے؟

اگر آپ تھوڑا غور کریں تو محسوس کریں گے کہ مذہب کا انکار کرنے والے اس پر متفق نہیں ہیں کہ مذہب کہاں سے کس بات سے وجود میں آیا ہے۔مختلف نظریات بیان کئے گئے ، سب کے سب مسترد کر دیے گئے اور اب سائنسدانوں کی اکثریت توحید کو مانتی ہے، اصول دین کو تسلیم کر چکے ہیں۔

۹٤۔کیا واقعاًمذہب جہالت کی پیداوار ہے؟

اگر مذہب جہالت کی پیدوار ہوتا توعصر حاضر کے سب سے بڑے سائنسداں آئن اسٹائن کا خدا پرست ہونا بے معنی بات ہوتی۔صرف وہی نہیں جو کہ اپنے دور کا سب سے بڑا سائنسداں تھا بلکہ پوری سائنسی دنیا'فطرة الله التی فطر الناس علیھا' کی جانب گامزن ہے۔

۹۵۔کیا انسان کو انفرادی واجتماعی دونوں لحاظ سے مذہب کی ضرورت ہے؟

انسان نجی اور انفرادی سطح پر بھی دین کی ضرورت ہے اور معاشرتی اور اجتماعی لحاظ سے بھی۔جوں ہی اس کے ذہن میں ابدیت کا تصور آتا ہے تو ایک دوسری دنیا سے

متصل ہو جاتا ہے۔تفکر وتصور کی صلاحیت اس میں ابدی ہونے کی خواہش بیدار کرتی ہے۔

۹۶۔انسان کی ضرورت پوری طرح کیسے پوری ہو گی؟

زندہ وجاوید رہنے کے لئے انسان بہت سے جرائم کرتا ہے۔لیکن ان میں سے کوئی ایسا نہیں ہوتا کہ جسے یہ پتہ نہ ہو کہ اس کی ساری کوششیں بیکار ہیں ۔ اگرمیں نیست ونابودہو گیا تو نام اور شہرت سے مجھے کیا لطف ملے گا؟ بس عبادت اور مذہبی احساسات واعتقادات ہی انسان کی اس ضرورت کو مکمل طور پر پورا کرسکتے ہیں۔

۹۷۔ٹولسٹوے نے ایمان کی کیا تعریف کی ہے؟

روس کے معروف حکیم ٹولسٹوے سے کسی نے پوچھا کہ ایمان کیا ہے؟ ایمان کی تعریف کرو۔تو اس نے کہا'ایمان وہی شے ہے جس کے ساتھ انسان زندگی گذارتا ہے؛ زندگی کے سرمایہ کا نام ایمان ہے'۔

واقعاًکتنا سادہ اور کتنا مفاہیم سے بھرا ہوا جملہ ہے۔

۹۸۔ایمان کیا ہے؟

'ایمان وہی شے ہے جس کے ساتھ انسان زندگی گذارتا ہے ' اس جملہ کا آپ اُن بےخبر کم عقلوں کے طرز تفکر سے تقابل کیجئے جو مذہب کو انسان کے لئے بوجھ سمجھتے ہیں۔

لامذہبیت ایک طرح کی آزادی اور فارغ البالی ہے۔اِن کا خیال ہے کہ کسی چیز کے پابند نہ ہونے کا نام آزادی ہے لہٰذا عقل، انسانیت، اخلاق، شرافت انسان کسی بھی چیز کا پابند نہ ہو اس لئے کہ پابند نہ ہونا ہی تو فارغ البالی اور آزادی ہے۔

۹۹۔انسانی معاشرہ کا اصل ستون کون سا ہے؟

انسانی معاشرہ کا اصل ستون اخلاق اور قانون ہے۔اجتماعیت قانون اور اخلاق چاہتی ہے اور مذہب ہی ان دونوں کا تکیہ وسہارا بن سکتا ہے۔

۱۰۰۔کیا مذہب کے سہارے کے بغیر اخلاق قائم رہ سکتا ہے؟

اگر کوئی کہے کہ اخلاق مذہب کے بغیر بھی پوری طاقت سے قائم رہ سکتا ہے تو ہرگز یقین نہ کیجئے۔ مذہب کے بغیر اخلاق کی مثال بنا ریکارڈ کے نوٹ کی ہے جس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔اسی طرح اس کی مثلا ہیومن چارٹر کی ہے جسے مغربیوں نے تیار اور عام کیا اورآج بھی عام کررہے ہیں لیکن خود سب سے پہلے اس کی مخالفت کی اور کر رہے ہیں۔کیوں؟ اس لئے کہ اس کی بنیاد انسانی وجود کی گہرائیوں میں اترا ہوا ایمان نہیں ہے۔

۱۰۱۔کیا واقعاًدنیا میں کوئی ہے جو مذہب اور ایمان کا انکار کرتا ہو؟

ہاں لیکن پڑھے لکھے لوگوں کے انکار کی وجہ یقیناً یہی ہے کہ ان کے سامنے مذہب اور اس کی تعلیمات ٹھیک سے بیان نہیں ہوئی ہیں۔حقیقت یہ ہے کہ وہ جس چیز کا انکار کررہے ہیں وہ خدا اور مذہب کا اصل مفہوم نہیں بلکہ کچھ اورہے۔

۱۰۲۔کیا مذہبی سرگرمیاں انسان کے لئے مفید واقع ہو سکتی ہیں؟

حقیر برسوں سےیہ احساس کر رہا ہے اور اپنا وظیفہ سمجھ رہا ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، جتنی طاقت ہو اس حد تک مذہبی سرگرمیاں نیز مذہب کی صحیح اور معقول تعلیمات عام کرنا جاری رکھے۔

تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اس طرح کی سرگرمیاں نہایت مفید ہیں۔

۱۰۳۔کیا خراب ماحول انسان کی دینداری پر اثر ڈالتا ہے؟

لوگوں کے خدا، مذہب اور روحانیت سے دوری کا ایک سبب خراب ماحول اور دوسروں کا شہوت رانی خواہشات کی تکمیل میں غرق رہنا ہے۔

خراب ماحول شہوت اور جسمانی خواہشات ابھارتا رہتا ہے اور ظاہر سی بات ہے کہ پست حیوانی خواہشات میں پڑے

رہنا ہر قسم کی مذہبی، اخلاقی، علمی اور فنی ترقی وپیشرفت سے مغائر ہے۔حیوانی خواہشات کی تکمیل میں غرق رہنا ان سب کی موت ہے۔

۱۰۴۔کیا شہوت پرست افراد اپنے اندر اعلیٰ مذہبی احساسات اجاگر کر سکتے ہیں؟

شہوت پرست انسان نہ صرف یہ کہ اپنے اندر اعلیٰ مذہبی احساسات وجذبات پروان نہیں چڑھا سکتا بلکہ اپناعزت، شرافت اور سیادت کا احساس بھی کھو بیٹھتا ہے، شجاعت اور جاں نثاری کے جذبے بھی دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔جو شخص خواہشات کا اسیر ہے مذہبی، اخلاقی، علمی یا فنی کسی بھی قسم کی روحانیت اسے پوری طرح اپنی جانب کھینچ نہیں پاتی۔یہی وجہ ہے کہ جب کوئی قوم کسی دوسری قوم میں سے مذہب، اخلاق اور شجاعت ختم کرنا چاہتی ہے تو اسے شہوت رانی کے اسباب ووسائل بھرپور انداز میں فراہم کر دیتی ہے۔

۱۰۵۔مذہب سے دوری کی کوئی اور وجہ؟

مذہب سے روگردانی کی ایک دوسری وجہ کچھ خود ساختہ دینی مبلغین کی جانب سے مذہب اور انسان کی فطری خواہشات کا ایک دوسرے کے دشمن اور مخالف کے بطور تعارف کرانا ہے۔یہ بتانے کے بجائے کہ مذہب خواہشات کو صحیح راہ پر لگانا اور انہیں متوازن رکھنا چاہتا ہے یہ بتایا جاتا ہے کہ مذہب خواہشات کا دشمن ہے۔

۱۰۶۔کیا مختلف چیزوں کی جانب کھنچاؤ ایک فطری امر ہے؟

انسان کی فطرت ہی میں مختلف چیزوں کی جانب کھنچاؤ رکھا گیا ہے یہ میلانات کمال کی جانب سفر کے دوران انسان کے کام آتے ہیں مطلب یہ کہ انسان کی کوئی بھی ایسی فطری خواہش اور رجحان نہیں ہے جسے مارنے یا دبانے کی ضرورت ہو بالکل ایسے ہی جیسے انسان کے جسم کا کوئی بھی حصہ بیکار اور بے مقصد خلق نہیں کیا گیا ہے۔

۱۰۷۔کیا اسلام نے انسان کے تمام فطری تقاضوں کو مد نظر رکھا ہے؟

خواہشات میں جنگ تب ہوتی ہے جب انسان ایک حصہ دوسری کو دے دے، ایک کو بھوکا رکھے اور دوسری کو حد سے زیادہ سیر۔اسلام کا ایک امتیاز یہ ہے کہ اس نے انسان کی جملہ فطری خواہشات اور تقاضوں کو مدنظر رکھا ہے، ان میں سے نہ کسی کو چھوڑا ہے اور نہ کسی کو اس کے حق سے زیادہ کچھ دیا ہے۔

۱۰۸۔اسلامی قوانین کے فطری ہونے کا کیا مطلب ہے؟

اسلامی قوانین کے فطری ہونے کے معنی ان قوانین کا انسانی فطریات سے ہماہنگ اور ان کا مخالف نہ ہونا ہے۔مطلب یہ کہ اسلام جہاں ایمان اور عبادت کے لحاظ سے انسان کے ایک فطری احساس کی پرورش کرتا ہے وہیں اس

کے قوانین اور اصول انسان کی فطرت، طبیعت اور ضروریات سے پوری طرح ہماہنگ ہیں۔

۱۰۹۔ایک مبلغ کو سب سے پہلے کیا کرنا چاہئے؟

مذہب کی تعلیم دینے والے کو سب سے پہلے خود کو عالم، محقق اورماہر دینیات بنانا چاہئے۔

۱۱۰۔دعا سے روگردانی کو آپ کیاسمجھتے ہیں؟

دعا سے روگردانی خداوند کریم کے سامنے خود کو بڑا دکھانا ہے جو بدترین تکبر ہے۔

کتاب سے متلعق سوالات

۱۔مثبت ولاء کی کتنی قسمیں ہیں؟

الف۔خاص ولاء، عام ولاء

ب۔تکوینی ولاء

ج۔تشریعی ولاء

د۔ولائے زعامت

۲۔خاص ولاء کی کتنی قسمیں ہیں؟

الف۔ولائے محبت

ب۔ولائے زعامت اور تکوینی ولاء

ج۔ولائے امامت

د۔مذکورہ بالا تینوں جواب صحیح

۳۔اسلام میں کس قسم کی محبت ونفرت کا وجود ہے؟

الف۔عقلی

ب۔عقلی ومنطقی

ج۔منطقی

د۔جذباتی

۵۔ایمان کس کامعیار ہے؟

الف۔اتحاد

ب۔استقلال

ج۔آزادی

د۔بزرگی وعظمت

٦۔ایمان کس کا ستون ہے؟

الف۔اتحاد

ب۔استقلال

ج۔آزادی

د۔بزرگی وعظمت

٧۔ایمان کس چیزکا تکیہ وسہاراہے؟

الف۔اتحاد

ب۔استقلال

ج۔آزادی

د۔بزرگی وعظمت

٨۔اسلامی معاشرہ میں حرکت پیدا کرنے والی موٹر کا نام کیا ہے؟

الف۔ایمان

ب۔شجاعت اور کرامت

ج۔ہدف

د۔استقلال

۹۔اہل بیت علیہم السلام کی ولاء کون سی ولاء ہے؟

الف۔مثبت اور خاص

ب۔مثبت اور عام

ج۔تکوینی

د۔تشریعی

۱۰۔اہل بیت علیہم السلام سے محبت کون سی ولاء ہے؟

الف۔ولائے محبت

ب۔ولائے قرابت

ج۔ولائے تکوینی

د۔الف اورب دونوں صحیح

۱۱۔کون سی ولاء ہر ولاء سے پہلے ہے؟

الف۔ولائے قرابت

ب۔ولائے محبت

ج۔ولائے تشریعی

د۔ولائے تکوینی

۱۲۔کیوں دینی مقتداکی ہر بات محبت ہے؟

الف۔چونکہ قائد ہے

ب۔ہر چیز کی صحیح تشخیص کرتا ہے

ج۔اسے لوگوں کے احوال پر تسلط کا حق ہے

د۔تمام جوابات صحیح

۱۳۔ولایت زعامت کا کیا مطلب ہے؟

الف۔معاشرہ کی قیادت کا حق

ب۔سیاسی قیادت کا حق

ج۔مذہبی قیادت کا حق

د۔الف اور ب صحیح

۱٤۔سب سے بڑی خیانت کیا ہے؟

الف۔بیوی یا شوہر سے خیانت

ب۔والدین کے ساتھ خیانت

ج۔سماج سے خیانت

د۔تمام جوابات صحیح

۱۵۔سب سے برا دھوکہ کیا ہے؟

الف۔لوگوں سے دھوکہ

ب۔ماں باپ سے دھوکہ

ج۔بیوی یا شوہر سے دھوکہ

د۔امت مسلمہ کے اصل قائدین سے دھوکہ

۱۶۔کون سے چیزیں مذہب کے لئے آسیب ہیں؟

الف۔ظالم حاکم

ب۔جاہل عابد

ج۔بے عمل عالم

د۔تمام جوابات صحیح

۱۷۔ولایت کااعلیٰ ترین مرحلہ کون سا ہے؟

الف۔دینی ولاء

ب۔روحانی ولاء

ج۔تکوینی ولاء

د۔تشریعی ولاء

۱۸۔تکوینی ولایت ہمیں کہاں تک پہونچاتی ہے؟

الف۔مقصد تک

ب۔ایمان تک

ج۔کامیابی تک

د۔قرب الٰہی کے مقام تک

۱۹۔ ہم کیوں زندگی میں غلطی اور خطا کا شکار ہو تے ہیں؟

الف۔دنیا سے محبت

ب۔سماجی اصولوں سے محبت

ج۔مفروضہ اصولوں سے محبت

د۔مفروضہ اور سماجی اصولوں سے محبت

۲۰۔کیا روحانیت زندگی سے الگ ہے؟

الف۔جی ہاں

ب۔جی نہیں

ج۔بہت سی چیزوں میں الگ ہے

د۔بہت سی چیزوں میں الگ نہیں ہے

۲۱۔وہ کون سا عجیب سا راستہ ہے جو انسان کو خدا سے تقرب تک پہونچاتا ہے؟

الف۔انسانیت

ب۔عبودیت

ج۔مذہبی مقاصد

د۔اخروی مقاصد

۲۲۔رسول خدا نےقوہ خیالی کو مسخر کرنے والے افراد کے دلوں کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟

الف۔لاپرواہ افراد

ب۔ہوا میں معلق پری

ج۔چڑیا کا پر

د۔گھاس کا تنکا

۲۳۔جسم کی حیات کیا ہے؟

الف۔روزی روٹی چلانا

ب۔روح

ج۔ہوا

د۔اشیائے خوردونوش

۲٤۔معجزہ کے پیچھے؟

الف۔ذات خدا کارفرما ہوتی ہے

ب۔صاحب اعجاز کا ارادہ کارفرما ہوتا ہے

ج۔انسان کی اپنی طاقت کارفرما ہوتی ہے

د۔مذکورہ کوئی بھی جواب صحیح نہیں ہے

۲۵۔انسان کی زیادہ تر بد بختیوں کی وجہ کیاہے؟

الف۔طاقت نہ ہونا

ب۔مذہب اور سیاست میں علاحدگی

ج۔سائنس کی ایمان سے علاحدگی

د۔تمام جوابات صحیح